یه کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم هیں

مو منین بهی اس سے استفاده حاصل کرسکتے هیں.

منجانب.

سبیلِ سکینه

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

Presented by www.ziaraat.com

۷۸۶
۹۲-۱۱۰
یا صاحب الزماں ادرکنی

DvD Version

Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA

لبیک یا حُسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

Presented by www.ziaraat.com

اجرِ رسالت

جب کبھی غیرتِ انساں کا سوال آتا ہے
بنتِ زہراؑ تیرے پردے کا خیال آتا ہے

کلام: اختر چنیوٹی
ترتیب: معصومہ بتول

ادارہ منہاج الصالحین لاہور

Presented by www.ziaraat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجرِ رسالت

ہے شام میں چراغاں اور وقتِ شام بھی ہے
ہے قیدیوں میں زینبؑ لوگو دیئے بجھا لو

کلام: اختر چینوٹی

ترتیب: معصومہ بتول

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین جناح ٹاؤن

ٹھوکر نیاز بیگ لاہور۔ فون: 5425372

Presented by www.ziaraat.com

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ

کتاب: اجرِ رسالت

کلام: اختر چنیوٹی مرحوم

ترتیب: معصومہ بتول

پروف ریڈنگ: غلام حبیب، غلام حیدر چودھری

ہدیہ: ۱۰۰ روپے

اشاعت: جنوری ۲۰۰۷

ملنے کا پتہ

ادارہ منہاج الصالحین لاہور

الحمد مارکیٹ۔ فرسٹ فلور۔ دکان نمبر ۲۰

اردو بازار ○ لاہور - 042-7225252

Presented by www.ziaraat.com

فہرست

1	عرضِ ناشر	8
2	ناقص مرا شعور ہے عاجز مرا خیال	21
3	نادِ علیؑ پڑھتے ہم اے گردنِ تسلیم خم	22
4	علیؑ وہ نام ہے مومن کا جس سے جی بہلے	24
5	رسن گلے میں ہوں ملبوس تار تار رہے	25
6	اے مظہر العجائب! تو شانِ کبریا ہے	26
7	جز ولا سنگِ حرم پر سر جھکانا ہے منع	28
8	قانون اٹل ہیں قدرت کے انسان بدلتے رہتے ہیں	29
9	ہر اک شے مسافر ہر اک چیز فانی	31
10	خلافت کے منکر سے اِک روز ہنس کر	32
11	چمک رہا ہے فرازِ عرش بریں پہ اسلام کا ستارا	33
12	صبح ازل کا نیرّ تاباں حسینؑ ہے	35
13	اے بارگاہِ حضرت شبیرؑ السلام	37
14	سلام اے شاہِ انبیاء سلام ختمِ مرسلین	39

Presented by www.ziaraat.com

15	سرکارِ حسینؑ کا علمدار کہاں ہے اے شامِ غریباں؟	40
16	روتی ہوئی خاک اُڑائی ہوئی آئی شامِ غریباں	41
17	کب فقیروں کی نظر میں طور ہے	42
18	فریاد سن فقیر کی اے ربّ ذُوالجلال	44
19	زندان کی تنہائی میں جی بھر کے سکینہؑ رولے	46
20	مجرئی قاصد بیمارؑ مدینہ آیا	48
21	کوفہ کے رہنے والو میلہ نہ تم بنالو	50
22	ھنداں نے بیمارؑ کوں جس دم جگالیں آن کر	51
23	لوٹا ہوا تھا قافلہ شام کی رہ گذر تھی	52
24	بے ردا بنتِ علیؑ ہے شام کے بازار میں	53
25	تفسیریں فریادی ہے قرآن دہائی دیتا ہے	54
26	بے پردہ حرم ہیں ساتھ تیرے پردیسی دیس پرایا ہے	55
27	کہتا جو کوئی عابدؑ سے کہیں آرام بھی تم کو حاصل ہے	56
28	سورج سے ذرا کہہ دو پردے میں چلا جائے	57
29	سجادؑ سا کوئی بے خانماں نہ ہو	58
30	بے پردہ سرِ عام جو یہ پردہ نشیں ہے	59
31	اُڑاتی خاکِ ماتم کی مدینہ سے صبا آئی	61
32	نوکِ سناں پہ کون یہ قاری سوار ہے	63

Presented by www.ziaraat.com

33	معصوم سکینہؑ نے دن چین کے کم دیکھے	64
34	ہم سفر جتنے تھے سارے جانبِ کوثر چلے	65
35	بَن میں پُکاری فاطمہؑ مجھ کو ستا کے کیا ملا	67
36	زمینِ کربلا یثرب کے مہمانوں پہ کیا گزری	68
37	امتِ صاحبِ معراج کو قرآن ملا	69
38	ہم اس شہیدِ جفا کا پیام کہتے ہیں	71
39	رُخ سے منافقین کے اٹھی رہے نقاب	73
40	فرزندِ پیمبرؐ پر یہ جور و جفا کیوں ہے؟	74
41	سکینہؑ نے پوچھا یہ باچشم تر تو آتا ہے خالی اے راہوار کیوں؟	75
42	شہیدانِ وفا کی یاد میں آنسو بہائے ہیں	76
43	ملت شہیدِ ظلم غریبُ الدیار میں	78
44	مقتل کی طرف لاشہ شبیرؑ کو دیکھا	80
45	اے مجرئی دشت بلا میں تنہا فرزندِ علیؑ ہے	82
46	امت نے وفا کیا کی فرزندِ پیغمبرؐ سے	84
47	کربل کے بیاباں پہ چھائی ہے اُداسی	85
48	اے مجرئی مرنے کو رَن میں ننھا سا مجاہد جاتا ہے	87
49	لے کے پھر پیغامِ غم ماہِ محرم آ گیا	88
50	ہمارا کام ہے شبیرؑ کا ماتم کیا کرنا	89
51	شبیرؑ بے نوا کا پُر درد ہے فسانہ	90

Presented by www.ziaraat.com

52	پردہ دارِ انبیا روتی رہی	91
53	عباسؑ نامور کے لہو سے دُھلا ہوا	92
54	ٹھہرو علی اکبرؑ تمہیں دولہا تو بنالوں	94
55	سَر دے کے جس نے غیرتِ اسلام کی بچالی	96
56	یہ عبارت کربلا کی خاک پر تحریر ہے	98
57	شبیرؑ نہ ہوتے تو اسلام کہاں ہوتا؟	100
58	خیموں کے آس پاس ہیں لاشے پڑے ہوئے	101
59	ماتم شہیدِ راہِ خدا کا ثواب ہے	102
60	جب کبھی غیرت انسان کا سوال آتا ہے	104
61	صغراؑ نے آنسوؤں کے کتنے دیئے جلائے؟	106
62	ویران ہے مدینہ آباد کربلا ہے	108
63	کعبہ اُداس خاک بسرِ جبرئیل ہے	110
64	ہائے قاسمؑ تیرے سہرے پہ پھولوں کی جوانی روئی ہے	112
65	دستار ہے حسینؑ کے سر پر رسولؐ کی	113
66	بدلی میں گھرا ہے اسلام کا تارا	115
67	بادل ستم کے چاند پہ زہراؑ کے چھا گئے	117
68	گلشنِ زہراؑ میں ہے فصلِ خزاں آئی ہوئی	118
69	یثرب کا مہمان کھڑا ہے	119
70	شبیرؑ تری آیا ہے غربت کا زمانہ	121

Presented by www.ziaraat.com

71	یثرب سے ہیں آئے کربل کو بسانے	122
72	صغریٰ کو محرم کا جب چاند نظر آیا	123
73	زینبؑ چلی وطن سے شہؑ بے وطن کے ساتھ	124
74	چلے اس طرح بچھڑ کے شہؑ کربلا وطن سے	125
75	گلشن آلِ پیغمبرؐ میں خزاں آنے کو ہے	127
76	جب کر چکا جہاں سے سفر آخری رسولؐ	128
77	دو جہاں میں آج ہے ماتم بپا شبیرؑ کا	130
78	اُٹھی تھی سقیفہ سے گھٹا حرص و ہوا کی	132
79	ماتم کی صداؤں سے زمانے کو ہلا دو	133
80	دشتِ غربت کو آ بسایا ہے	134
81	یہ شبیہ مصطفیٰؐ کی ہے اذان صبح گاہی	135

Presented by www.ziaraat.com

عرضِ ناشر

اختر چنیوٹی چنیوٹ کا رہنے والا تھا، مگر آج ہمارے دلوں میں رہتا ہے۔ عرصہ ہوا وہ فرش کے بجائے عرشی مجالس عزاء میں شریک کے لیے ہم سے دور جا چکا ہے، لیکن اس کا کلام ہر محرم اور ہر ماتمی جلوس میں ماحول کو عزادار اور فضا کو سوگوار بناتا رہتا ہے۔ دراصل اخترؔ نے اپنا تعلق اُن ہستیوں سے جوڑ لیا ہے جو ازل سے ابد تک پاکیزہ دلوں کے حاکم اور منزہ ذہنوں کے باسی ہیں۔ جو آسمانی راستوں کو زمینی راستوں سے بھی بہتر جانتے ہیں۔ جو خوش ہوتے ہیں تو تخلیق کائنات کا مقصد پورا ہو جاتا ہے اور غمگین ہوتے ہیں تو کائنات عالم غمگین ہو جاتی ہے۔ جو خدائے تعالیٰ کے نمائندے، اُس کے رازوں کے امین اور اُس کی جانب سے مختارِ عام ہیں۔ جن کی رضا خدا کی رضا اور جن کا عشق عشقِ خدا ہے۔ تبھی تو اخترؔ نے کہا تھا:

تیرے در پہ جب بھی اخترؔ نے کیا سوال مولا
تیرا سوزِ عشق مانگا کبھی زندگی نہ چاہی

اختر دُنیا کی عارضی زندگی کے بجائے ان مقدس ہستیوں کے عشق میں حیاتِ دوام پا گیا...... وہ حقیقتِ اسلام سے آگاہ ہو گیا تھا، اس لیے وہ ہمیشہ کے لیے حیطۂ سلامتی میں آ گیا۔ فقہی اسلام حیطۂ سلامتی ہے، جو دُنیا و آخرت میں خدا کا برگزیدہ ہے جبکہ حسین علیہ السلام کی ہستی خود دین بلکہ دین پناہ ہے (معین الدین اجمیریؒ)۔ حضرت اقبال نے بھی کہا تھا۔

Presented by www.ziaraat.com

اسلام کے دامن میں بس دو ہی تو چیزیں ہیں
اک ضربِ ید اللّٰہی ایک سجدہ شبیری

اور اختر اسی حقیقت کو پانے کے بعد پکار اُٹھا تھا:

شبیرؑ نہ ہوتے تو اسلام کہاں ہوتا
نوحہ دُنیا میں پیغمبرؐ کا پیغام کہاں ہوتا

اختر شبیرؑ کا وحہ خوان بن کر مہمان بن گیا۔ وہ سورج چاند ستاروں سے کلام کرنے لگا اور انھیں اپنا پیغام بھیجنے لگا کیوں کہ وہ اختر حسین تھا۔

سورج سے ذرا کہہ دو پردے میں چلا جائے
زینبؑ کی اسیری کا افسانہ کہا جائے

حسینیتؑ اختر کی نَس نَس میں بس چکی تھی۔ وہ ہر دور کے یزید سے ٹکرانے کے لیے انقلاب برپا کرنے کا خواہاں تھا۔ اقبال نے کہا تھا:

ستیزہ کارر رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

تو اختر نے اس حقیقت کو شانِ حسینؑ سے معنون کرکے یوں امر کیا:

صبح ازل کا نیّرِ تاباں حسینؑ ہے
فطرت شناس عالمِ امکاں حسینؑ ہے

دنیا پہ کرد گار کا احساس حسینؑ ہے
ہر دورِ انقلاب کا عنوان حسینؑ ہے

Presented by www.ziaraat.com

اختر کا موضوعِ سخن بہت بڑا ہے، اس لیے اختر ایک بڑا شاعر ہے۔ میں نے اختر کے کلام کو یکجا کر کے چھاپنے کے لیے کافی سالوں سے کام شروع کر رکھا تھا۔ صد شکر کہ اب اس خواب کی تعبیر پا رہا ہوں۔ نکھارنے کے لیے اپنا اپنا حصہ ڈالیں۔ اس سلسلے میں، میں قانون و ادب کے اُستاد اور تاریخ کربلا کے محقق برادرم پروفیسر مظہر عباس چودھری صاحب کا ممنون ہوں کہ اُنھوں نے اس کام کی اصلاح میں بنیادی حصہ ڈالا۔ اُن کی رائے تھی کہ پورے کلام کو دیکھنے کے لیے دو تین ماہ درکار ہیں، کیونکہ فنی نقائص اور مہملات کا ازالہ ضروری ہے، لیکن چونکہ ہم اسی عشرہ محرم 1428ھ میں اسے منظرِ عام پر لانا چاہتے ہیں لہٰذا ان کی سرسری نظر پر اکتفا کیا ہے اور مزید اصلاح و تنقید کو آیندہ ایڈیشن تک مؤخر کر رہے ہیں۔ البتہ اختر کے کلام کے محاسن آج بھی قبائح پر غالب ہیں۔ اُس کی نوحہ نگاری اور نوحہ خوانی کی مثال نہیں ملتی۔ ملتِ تشیع اور عزادارانِ حسینؑ اس کی نوحہ نگاری پر مفتخر ہیں:

دو جہاں میں آج ہے ماتم بپا شبیرؑ کا
فطرت شناس عالم امکاں حسینؑ ہے

شبیرؑ بے نوا کا پُر دو ہے فسانہ
ماتم میں آج اُس کے مصروف ہے زمانہ

مقتل کی طرف لاشۂ شبیرؑ کو دیکھا
لُٹتے ہوئے جب چادر سطہیر کو دیکھا

Presented by www.ziaraat.com

امتِ صاحبِ معراج کو قرآن ملا
آلِ احمدؑ کو مگر شام کا زندان ملا

بن میں پکاری فاطمہ مجھ کو ستا کے کیا ملا
خون مرے حسینؑ کا ہائے بہا کر کیا ملا

معصوم سکینہؑ نے دِن چین کے کم دیکھے
بابا سے جدا ہو کر قیدوں میں الم دیکھے

اللہ رب العزت اخترؔ کو کروٹ کروٹ نعماتِ خلد سے مالا مال فرمائے۔

والسلام

طالبِ دعا

ریاض حسین جعفری فاضل قم

سربراہ ادارہ منہاج الصالحین لاہور

Presented by www.ziaraat.com

اختر ہے نگاہوں میں پیغمبر کا جنازہ

سب ثنا خوانانِ آلِ احمدؐ ہمارے لیے قابلِ احترام اور لائقِ اکرام ہیں......
انھیں میں سے ایک اختر چنیوٹی بھی ہیں جو اپنے دورِ حیات میں ایک مشہور و معروف منقبت نگار، سلام نگار اور نوحہ نگار تھے۔ وہ اگرچہ زیادہ پڑھے لکھے نہ تھے، مگر سوزِ عشقِ اہلؑ بیتؑ نے اُن کے کلام میں بہت سے محاسن بھر دیئے تھے۔ اختر کے اکثر سلامیہ شعر اور نوحے آج بھی زبان زدِ عوام ہیں مثلاً

حجرِ اسود سے ہے تیرے خون کا رتبہ بلند
کربلا تو خانہ ٔ حق کی نئی تعمیر ہے

اسلام کے وقار کی اونچی چٹان پر
عباسؑ کی وفا کے ہیں جھنڈے گڑھے ہوئے

اختر ہے نگاہوں میں پیغمبرؐ کا جنازہ
کربلا میں اسی خواب کی تعبیر کو دیکھا

حُر کو گلے لگا لیا کس اعتماد سے
تاریخ ہے مصائب آلِ رسولؐ کی

Presented by www.ziaraat.com

بچپن میں جب میں عزائے حسینؑ کے بعد ماتم حسینؑ کے جلوسوں میں شامل ہوتا تو اختر کا کوئی نہ کوئی نوحہ ضرور سنائی دیتا۔ اُس کا یہ نوحہ تو میرے دل میں اُترتا چلا جاتا تھا:

جب کبھی غیرتِ انساں کا سوال آتا ہے
بنتِ زہراؑء ترے پردے کا خیال آتا ہے

درمیاں لاشوں کے تنہا نظر آتے ہیں حسینؑ
جبکہ عاشور کے سورج پہ زوال آتا ہے

موت کس سوچ میں ہے لاشۂ اکبرؑ پہ کھڑی
کیا پیمبرؐ کی جوانی کا خیال آتا ہے

نیام میں رہنے دو تلوارِ حسین ابن علیؑ
موت کی بات کو اصغرؑ ترا ٹال آتا ہے

مجھے یاد ہے کہ چہلم سیدالشہدؑاء کے ایک جلوس میں یہ نوحہ پڑھا گیا تو میں تین چار مولانا حضرات کے ہمراہ اس جلوس کے ساتھ ساتھ تھا۔ جب اس نوحے کا حسبِ ذیل شعر پڑھا گیا:

یہ علمدارؑ کا بیٹا ہے کہ پانی جو ملے
جا کے سجادؑ کی زنجیر پہ ڈال آتا ہے

تو میں نے مولانا حضرات سے اپنی سابقہ بحثوں کے حوالے سے پوچھا: آپ کہتے ہیں کہ

Presented by www.ziaraat.com

شاعر لوگ تاریخی روایات کے برعکس بات کر جاتے ہیں کبھی (میر انیس تک) شہزادہ قاسمؑ کی شادی کروا رہے ہوتے ہیں تو کبھی فاطمہ کبریٰؑ کی بیوگی کو موضوع بناتے ہیں۔ کبھی علی اصغرؑ کے تبسم کو فتح خیبر سے جاملاتے ہیں اور کبھی علی اکبرؑ کو سہرے بندھواتے نظر آتے ہیں، براہِ کرم مجھے یہ بتائیں کہ کیا علمدار باوفاؑ کے بیٹے کے بارے میں کوئی ایسی روایت ملتی ہے؟ اور کیا فرزندِ عباسؑ کا ایسا کرنا بعید ہے۔ یقیناً کوئی روایات ایسی نہ بھی ملے تو فرزندِ عباسؑ سے یہ بعید نہیں کہ وہ فرزندِ حسینؑ کی پیاس اور جلتی زنجیروں کا احساس کرے۔ گویا یہ محسوسات اور ادراکات کے مراحل میں جو تاریخ نگاری کے نہیں جذبات نگاری کے زمرے میں آتے ہیں۔

جہاں تک تاریخ نگاری کا تعلق ہے تو اختر دوسرے شعرائے اہلِ بیتؑ کی طرح اپنے شعروں میں تاریخ کے طویل اور تلخ ابواب کو اس طرح بند کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے کہ بڑے بڑے مؤرخ دادِ تحسین دینے پر مجبور ہو جائیں اور تاریخ مجسّم ہو کر آنکھوں کے سامنے مرئی حالت میں پھرنے لگے۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

حسینؑ کی بدلیوں میں گھر گیا زہراؑء کا چاند
مقصدِ اجرِ رسالت پر اندھیرا چھا گیا

قرآن جل بجھا تھا سقیفہ کی آگ میں
شعلے جو بچ رہے تھے وہ خیمے جلا گئے

فقط ایک بنی امیّہ کو جانئے نہ مجرم
کہ ہے کربلا کی نسبت کی سازش کہن سے

Presented by www.ziaraat.com

قصۂ قرطاس سے نسبت ہے اے اختؔر اُسے
جو فسانہ ابنِ ملجم آج دُہرانے کو ہے

تھا گمان جن کو نبیؐ کے حکم پر ہذیان کا
کیا ادب کرتے رسول اللہؐ کی تحریر کا

ہذیان سمجھے تھے جو فرمانِ نبیؐ کو
کرنے لگے تفسیر غلط فی القربا کی

اختر چنیوٹی کا کلام صرف عزائی اور ثنائی اعتبار ہی سے اہمیت کا حامل نہیں بلکہ وہ تاریخِ اسلام اور خصوصاً تاریخِ کربلا سے حاصل ہونے والی تسلیم و رضا، صبر و استقامت حق و صداقت، اخوتؑ و مساوات اور آزادی و حریت ایسی اقدار کی بہترین عکاسی کرتا ہوا بھی دکھائی دیتا ہے۔ گویا کسی انقلاب کا خواہاں ہو۔ مثلاً

اختؔر پہ صدا آتی ہے کربل کی زمیں سے
آزاد ہو باطل کی حکومت کو مٹا دو

(درسِ حریت)

اے صبر و رضا کی شہزادی حلقومِ رسن بستہ کی قسم
دُنیا میں سکینہؑ آج ترے غازی کا علم لہراتا ہے

(تسلیم و رضا)

عباسؑ نامدار کے لہو سے دُھلا ہوا
اب بھی حسینیت کا علم ہے کُھلا ہوا

(صبر و استقامت)

Presented by www.ziaraat.com

تو نے حسینؑ کر دیا باطل و حق کا فیصلہ
صبرو رضا کی جیت تھی جوروجفا کی ہار تھی

(حق وصداقت)

تفسیریں فریادی ہیں قرآن دہائی دیتا ہے
دربارِ خلافت میں پیہم اک شور سنائی دیتا ہے

(حق وصداقت)

اخترؔ چنیوٹی نے اگرچہ قصائد مناقب اور سلام بھی کہے لیکن جو شہرت اُس کو نوحہ نگاری سے حاصل ہوئی وہ کسی اور صنفِ ادب سے نہ مل سکی۔ دراصل اخترؔ کا مزاج نوحہ نگاری کے لیے نہایت موزوں تھا۔ وہ ملائم، مترنم اور نرم و گداز نیز رہگداز بحروں کا انتخاب کرتا تھا جن میں کچھ ہندی بحریں بھی شامل ہوتی تھیں اور شاید طرزیں بھی خود ہی بناتا تھا یا پھر کچھ رومانی طرزوں کا استعمال بھی کرتا تھا جو آج بھی اکثر نوحہ نگاروں کا وطیرہ ہے۔ چنانچہ اس کے نوحے نہایت پرسوز اور دلدوز ہیں۔

بے پردہ حرم میں ساتھ تیرے پردیسی دیس پرایا ہے
سجادؑ! معلوم تجھے اسلام کہاں لے آیا ہے

چھ ماہ کا یہ کمسن بچہ پہچان لیا عیسیٰؑ تو نہیں
شبیرؑ تری نصرت کے لیے یہ کون پیغمبر آیا ہے

اے خلافت! ہمیں حق چھننے کا افسوس نہیں
بس گواہوں کی شرافت کا خیال آتا ہے

اس کی تعریف یہ کہ ہے سگِ بابِ بتولؑ

Presented by www.ziaraat.com

ورنہ اختر کو کہاں کوئی کمال آتا ہے

امتِ صاحبِ معراج کو قرآن ملا
آلِ احمدؑ کو مگر شام کا زندان ملا

قاصدِ صغراؑ نے اکبرؑ کو تڑپتے دیکھا
ہائے کس حال میں مہمان سے مہمان ملا

قلدانِ شہِ مظلوم کے زمرے میں ہمیں
کوئی قاری تو کوئی حافظِ قرآن ملا

اختر چنیوٹی شہیدِ انسانیت کے حکم میں گھل گھل کر رزقِ خاک ہوا اور غم دُنیا و آخرت سے بے باق ہوا۔ اب جب تک غم حسینؑ منایا جاتا رہے گا اختر کے نوحوں کو دہرایا جاتا رہے گا اور یوں اُس کے نامۂ اعمال میں تا قائم قیامت اضافہ ثواب ہوتا رہے گا۔ علامہ ریاض حسین جعفری سرپرست ادارہ منہاج الصالحین کا خیال ہے کہ اپنے زمانے کی گرد بیٹھنے کے بعد نامی گرامی بے نشان ہو جاتے ہیں، لہٰذا اختر کے کلام کو محض سینہ گزٹ میں رہنے یا صدر در صدر منتقل ہونے کے ساتھ ساتھ کتابی صورت میں یکجا کرنا بھی ضروری ہے، کیونکہ آوازیں ہوا میں تحلیل ہو جاتی ہیں، جبکہ تحریریں صفحہ دہر پر ثبت اور ضبط رہتی ہیں، لہٰذا موصوف نے کئی سالوں کی محنت کے بعد اختر کے بکھرے ہوئے کلام کو یکجا کروایا اور اسے شایانِ شان طریقے سے شائع کرنے کا اہتمام کیا۔ ترتیب و تدوین کا کارِ خیر عزیزہ معصومہ بتول بنتِ علامہ ریاض حسینؒ جعفری کے حصے میں آیا جو قابلِ ستائش ہے۔ مگر اس سلسلے میں سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ اختر کا کلام اصلاح طلب ہے۔ مجھ سے رابطہ کیا تو

Presented by www.ziaraat.com

میں نے ”من آنم کہ من دانم“ کے مصداق اور اپنی مصروفیت کے سبب انھیں مشورہ دیا کہ کسی بزرگ شاعر اور کم از کم تین ناقدین سے رجوع کریں، لیکن انھوں نے میرے مشورے پر عمل درآمد کو مؤخر کرتے ہوئے کہا کہ فی الحال آپ ایک سرسری نظر سے دیکھ لیں تا کہ میں اس کلام کو محفوظ کر سکوں۔ دوسرے ایڈیشن میں مزید اصلاح وتنقید کو یقینی بنایا جائے گا۔ چنانچہ تعمیلِ ارشاد اور حکمِ حاکم کے مطابق اپنی مزدوری سے جو وقت نکال سکا نذرِ بارگاہ کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اختر کا جو کلام کسی اُستاد کی نظر سے گزر چکا ہے وہ قابلِ اشاعت ہے اور جو ابھی نظر اُستاد کا محتاج ہے اس کی اصلاح قابل نمورامر ہے۔ مولانا صاحب سے یہ بھی التماس ہے کہ اختر کے پسماندگان (اگر کوئی ہیں) کو بھی اس کلام کی اشاعت کے اثمار کا مستحق جانیں اور آئندہ اشاعت سے پہلے سید وصید الحسن ہاشمی، ڈاکٹر سید شبہ الحق، سید مشکور حسین یاد اور پروفیسر حسن عسکری فاطمی جہان کو دکھالیں کیونکہ یہ اصحاب اس میدان میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ بندہ بھی اُن کے ہمراہ ہوگا۔ یکے از غلامان اہل بیتؑ

ہاتھوں میں لے کے سید مظلوم کا علم
اختر جناں میں جائیں گے ہم پنجتنؑ کے ساتھ

یہ فخر کم نہیں اختر کہ تم کو اہل عزا
شہیدِ کرب و بلا کا غلام کہتے ہیں

تا ظہور مہدیؑ موعود اس کو روک لوں
کاش اے اختر مرا عمر رواں پر بس چلے

ایم۔ اے چودھری
میٹروپولٹن یونیورسٹی آف لاء اینڈ سوشل سائنسز لاہور

Presented by www.ziaraat.com

اختر درِ بتولؑ سے ادنٰی سی شے نہ مانگ
کم ظرف تو نے خواہشِ جنت فضول کی

تیرے در پہ جب بھی اختر نے کیا سوال مولاؑ
تیرا سوزِ عشق مانگا کبھی زندگی نہ چاہی

Presented by www.ziaraat.com

جب کبھی غیرتِ انساں کا خیال آتا ہے
بنتِ زہراء ترے پردے کا خیال آتا ہے

درمیاں لاشوں کے تنہا نظر آتے ہیں حسینؑ
جبکہ عاشور کے سورج پہ زوال آتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

حمد رب العرش العظیم

ناقص مرا شعور ہے عاجز مرا خیال　　میں بندۂ ذلیل ہوں تو ربّ ذوالجلال
تعریف آفتاب جہانتاب کی کرے　　اک ذرّۂ حقیر کی کیا تاب کیا مجال
تو ہے کہ قدرتوں کی تری حد ہے نہ حساب　　میں ہوں کہ ایک قیدیٔ زندان ماہ و سال
خاکِ حقیر میں ہوں خدائے قدیر تُو　　کیا میرا علم، کیا میرا فن، کیا ہے مرا کمال
محتاج میں ہوں صاحبِ لطف عمیم تُو　　معمور میں گنہ سے غفور الرحیم تُو
ربِ جلیل گرچہ ہوں میں خوار و ناتواں　　تیرے حبیب کے ہوں نواسے کا نوحہ خواں
روشن ہے دلِ میں داغِ شہنشاہِ مشرقین　　آنکھیں سدا حسینؑ کے غم میں گہرفشاں
ذرّے پہ ہو کرم ترا اے نورِ لایزال　　قطرے پہ لطف ہو تیرا اے بحرِ بیکراں
فضہ کا حوصلہ ہو عطا اس فقیر کو　　پھر کرسکوں مصائبِ آل نبیؐ بیاں
یارب عطا جو جذبِ براہمؑ ہو مجھے　　لکھوں حبیب ابن مظاہرؓ کی داستاں
ہو سامنے تجلیٔ سینا تو میں لکھوں　　کیا تھیں زہیر قینؓ کے سینے میں بجلیاں
شبیرؑ کا جو دستِ یقیں میں علم رہے　　کہتے ہیں جسکو خلد وہ زیرِ قدم رہے

جامِ ولا سے روح کو ایسا ملے سرور
دل میں نہ کچھ خیالِ وجود وعدم رہے

Presented by www.ziaraat.com

نادِ علیؑ

نادِ علیؑ پڑھتے ہیں ہم اے گردنِ تسلیم خم
پاس ادب سے روک لے عمر رواں اپنے قدم

اے بادشاہ انس و جاں تیری شجاعت کا نشاں — روشن درخشاں جاوداں
ہے شہ پر جبرئیلؑ پر اک داستاں اب تک رقم

ہم سوئے پیمبرؐ گئے کچھ کہتے کہتے ڈر گئے — کیا جلد بازی کر گئے
تجھ کو خدا کہنے لگا ظالم نصیری ایک دم

خیبر تیرا محتاج ہے چالیسواں دن آج ہے — تیرے ہاتھ اب لاج ہے
شاہِ زمن خیبر شکن رکھ لے پیغمبر کا بھرم

پیغمبرانہ آن سے نیند آ گئی کس شان سے — شب بھر نئے عنوان سے
لوری تجھے دیتی رہی حق کی رضا تیری قسم

عزمِ غضنفرؑ دیکھ کر شان پیمبرؐ دیکھ کر — حیدرؑ کے تیور دیکھ کر
قدموں میں آ آ کر گرے کعبہ کے پتھر دل صنم

مولا امیر المومنینؑ چھینیں گے جس کو اہلِ کیں — یہ وہ وراثت تو نہیں
لاریب مستوں کی تیرے جاگیر ہے باغِ اِرَم

کعبہ مقدس سرزمیں حیدرؑ کا مسکن ہے یہیں — بنتِ اسد مریمؑ نہیں

Presented by www.ziaraat.com

واللہ ہٹ سکتے نہیں کرّار کے بڑھتے قدم

جب قیدیوں کا قافلہ پرپیچ راہوں سے چلا گہرا اندھیرا چھا گیا

یاد آ گئے ماں کو تیری زلفوں کے اکبرؑ پیچ وخم

آلام سے گھبرائیں کیوں در پر کسی کے جائیں کیوں یہ ہاتھ ہم پھیلائیں کیوں

اخترؔ کہ جن ہاتھوں میں ہے عباسؑ غازی کا علَم

Presented by www.ziaraat.com

نامِ علیؑ

علیؑ وہ نام ہے مومن کا جس سے جی بہلے
مگر جو دل ہے منافق کا خوف سے دہلے

وفا میں اپنے پہلوان کو آزما لینا
خلافتوں کے جو جھگڑے ہو پھر چکا لینا
نبیؐ کے تخت پہ چاہے جسے بٹھا لینا
نصیریوں کو تو کوئی جواب دو پہلے

دلیر سب تھے پیمبرؐ کے آزمائے ہوئے
اجل کے خوف سے بیٹھے تھے سر جھکائے ہوئے
رسولؐ حق کا علم دوش پر اٹھائے ہوئے
عجیب شان سے خیبر میں مرتضیٰؑ ٹہلے

بھٹک رہے تھے ابھی رہ میں حاجیوں کے قدم
نمازیوں کی بھی رفتار تھی بڑی مدھم
پہنچ گیا لبِ کوثر بصد شکوہ و حشم
جنابِ حرؓ کے مریدوں کا قافلہ پہلے

Presented by www.ziaraat.com

رسن گلے میں ہوں ملبوس تار تار رہے
اگرچہ چہرہ طمانچوں سے داغدار رہے
وقار غیرت شبیرؑ برقرار رہے
سکینہؑ شام کے زندان کی سختیاں سہہ لے

ہمیں یہ ناز ہے اخترؔ کہ بوترابی ہیں
منافقوں کے لئے باعثِ خرابی ہیں
محمد ابن ابوبکرؓ کے صحابی ہیں
جناں میں جائیں گے اصحابِ باوفا پہلے

Presented by www.ziaraat.com

اے مظہر العجائب

اے مظہر العجائب تو شانِ کبریا ہے
سالارِ اولیاء ہے عالَم کا پیشوا ہے

خالق جو ہم سخن ہے سردار دو جہاں سے
آواز آرہی ہے حیدر کی لامکاں سے

پردہ سا درمیاں ہے جانے یہ راز کیا ہے
ہم کم نظر تھے تجھ کو دوشِ نبیؐ پہ دیکھا
تجھ کو رسولؐ حق نے عرشِ جلی پہ دیکھا

گستاخ ہیں نصیری کہتے ہیں تُو خدا ہے

احراقِ بابِ زہراؑء اتنا تو کہہ زباں سے
اُڑ کر یہ آ گئی ہیں جنگاریاں کہاں سے

خیمے سلگ رہے ہیں قرآن جل رہا ہے

Presented by www.ziaraat.com

زخمی ہیں کان شاید زیور کسی نے چھینا
پہچانا تو اس کو اے مادرِ سکینہؑ

جانے یہ کس کا بچہ زنداں میں رو رہا ہے

جس پر نثار شاہی یہ وہ قلندری ہے
کاسہ تیرے گدا کا تاجِ سکندری ہے

اختر درِ علیؑ کا درویش بے نوا ہے

Presented by www.ziaraat.com

قصیدہ

جز ولا سنگ حرم پر سر جھکانا ہے منع
بے رضائے مرتضٰی جنت میں جانا ہے منع

چھاؤں تلواروں کی غازیؑ کا مقامِ خواب ہے
سایۂ رحمت میں رہ کر غل مچانا ہے منع

ہے نظر کے سامنے جب منظرِ خُم غدیر
اے خِرَدِ معراج کا پردہ اٹھانا ہے منع

کربلا پر چھاگیا قرآن جلنے کا دھواں
کوفیوں سے کیا کہیں خیمے جلانا ہے منع

تھم گئی ہیں سسکیاں خاموش ہے زندانِ شام
اے سکینہؑ! قیدیوں سے روٹھ جانا ہے منع

کیوں نہ اے اختر دل قرآن سیپارہ رہے
چاک زہراؑء کی سندکا بھول جانا ہے منع

Presented by www.ziaraat.com

قصیدہ

قانون اٹل ہیں قدرت کے انسان بدلتے رہتے ہیں
مہمان سرائے عالم کے مہمان بدلتے رہتے ہیں
دستورِ خلافت محکم ہے شیطان بدلتے رہتے ہیں
اس ایک فسانے کے کتنے عنوان بدلتے رہتے ہیں

گفتارِ خدا آوازِ علیؑ معراج کی شب ہے رازِ خفی
مانا کہ نصیری بھول گئے تسلیم کہ یہ چپ رہ نہ سکے
اے عرشِ معلیٰ تیرے بھی مہمان بدلتے رہتے ہیں

عیسیٰؑ کا سر تسلیم ہے خم موسیٰؑ بھی پئے تعظیم ہے خم
جبرئیلؑ کبھی، سلمانؓ کبھی، پہرے پہ کبھی عباسؑ جری
خاتونِ قیامت کے در کے دربان بدلتے رہتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

قرآن تو جل کر کہتا ہے آیات پہ حملے ہوتے ہیں
تاریخ گواہی دیتی ہے سادات پہ حملے ہوتے ہیں
اے جنگِ جمل ہر روز تیرے میدان بدلتے رہتے ہیں

کوفہ کے کبھی زندانوں میں بغداد کے ظلمت خانوں میں
دیکھا ہے اسیرِ شام کبھی خیموں میں سنا کہرام کبھی
اے بنتِ رسولؐ اللہ! تیرے زندان بدلتے رہتے ہیں

ظاہر ہے عیاں ہے شانِ علیؑ اخترؔ یہ حقیقت ہے ابدی
قرآن بدل سکتا ہی نہیں ہے اس کی محافظ ذاتِ جلی
جمہور کی شاہی میں اکثر مروان بدلتے رہتے ہیں

ہر اک شے مسافر ہر اک چیز فانی
ولائے علیؑ ہے مگر جاودانی

علیؑ جانشینِ رسولِ خدا ہے
علیؑ مظہرِ شانِ ربِّ علی ہے
کئی بار ہم نے تو اس سے کہا ہے
نصیری نے لیکن کسی کی نہ مانی

علیؑ شیرِ یزداں کو نیند آرہی ہے
رضا حق کی صدقے ہوئی جارہی ہے
فضاؤں پہ مستی سی لہرا رہی ہے
شبِ تار ہے کیا سہانی سہانی

Presented by www.ziaraat.com

خلافت کے منکر سے اک روز ہنس کر
عزازیل کہنے لگا اے برادر
اکٹھے رہیں گے جہنم میں چل کر
میری اور تیری ہے اِک سی کہانی

نہایت ہی دلچسپ تھا یہ تماشا
کہ محسنؑ کے قاتل کو آتے جو دیکھا
جہنم سے شیطان چلا کے بولا
مرے حال پر کیجیے مہربانی

لحد میں بھی اخترؔ عجب دن کٹیں گے
علیؑ ولی کی زیارت کریں گے
نکیرین سے ہم تو اتنا کہیں گے
فقیروں سے اچھی نہیں چھیڑ خوانی

Presented by www.ziaraat.com

حسینیت

چمک رہا ہے فرازِ عرش بریں پہ اسلام کا ستارا
صدائے جبریلؑ آرہی ہے حسینؑ جیتے یزید ہارا

شہیدِ انسانیت کے ہے آستانِ عالی پہ خم ہمیشہ
جبینِ قیصر، سرِ سکندر، و قارِ کسریٰ شکوہِ دارا

حسینؑ وہ با اُصول غازی حسینؑ وہ معتبر نمازی
کہ جس نے اپنے لہو کی سرخی سے نقشِ اسلام کو سنوارا

حسینؑ جس کی نیاز مندی خدا کی رحمت کا آئینہ ہے
حسینؑ جس کی نگاہِ حق میں یہ راز تقدیر آشکارا

حسینؑ جس نے غلام قوموں کو سر بلندی کی رَہ دکھائی
بنادیا جس نے نرم موجوں کو تیز طوفاں کا تند دھارا

حسینؑ جس کی زبانِ حق آشنا محمدؐ کی ترجماں ہے
حسینؑ جس کی جبینِ روشن سے نورِ توحید آشکارا

Presented by www.ziaraat.com

شہیدِ محسنؑ کے قاتلِ بدگہر سے ملتی ہے اس کی صورت
بغور دیکھو یہ کون تھا جس نے حلقِ اصغرؑ پہ تیر مارا

سوار نوکِ سناں سے اِقرار کر رہی تھی علیؑ کی بیٹی
حسینؑ تو ساتھ ساتھ ہے تو بہن کو قیدِ ستم گورا

رسولؐ کا چھوڑ کر جنازہ جہاں مسلمان چل دیئے تھے
اسی طرف کر رہی ہیں مظلوم تیری تنہائیاں اشارا

نہ کوئی ہمدم نہ کوئی ساتھی نہ ہے کوئی غمگسار باقی
حسینؑ مرنے چلے ہیں زینبؑ کا توڑ کر آخری سہارا

گئی تھی فریاد لے کے شاید حسینؑ کی لاڈلی سکینہؑ
کسی نے کانوں سے دُر اتارے کسی نے بڑھ کر طمانچہ مارا

جنابِ حرؑ کو ملی تھی مہرِ ازل کی تابندگی جہاں سے
فقیر اخترؔ بھی ہے اسی آسماں کا ٹوٹا ہوا ستارا

Presented by www.ziaraat.com

شانِ حسینؑ

صبحِ ازل کا نیر تاباں حسینؑ ہے
فطرت شناسِ عالم اِمکاں حسینؑ ہے
عزتِ نوازِ خلوتِ یزداں حسینؑ ہے
محکم نشان عظمتِ انساں حسینؑ ہے

دنیا پہ کردگار کا احساں حسینؑ ہے
ہر دورِ انقلاب کا عنواں حسینؑ ہے

غازیؑ، ستیزہ کار جگر گوشۂ بتولؑ
شبیرؑ وارثِ علَم عظمتِ رسولؐ
سردے دیا اطاعتِ فاسق نہ کی قبول
شبیرؑ جس نے زیست کو بخشے نئے اُصول

شبیرؑ کائنات کا دانائے راز ہے
شبیرؑ جس پہ ذاتِ الٰہی کو ناز ہے

Presented by www.ziaraat.com

پھیلیں نہ یہ کسی بھی تو نگر کے سامنے
پھیلائے ہیں جو ہاتھ تیرے در کے سامنے

مجھ کو نصیب مدحتِ آلِ رسولؐ کر
مظلومِ کربلا مرے آنسو قبول کر

Presented by www.ziaraat.com

سلام......ہدیہ خیرُالانام

سلام اے شاہِ انبیاءِ سلام ختمِ مرسلیں
سلام امیرِ امرِ حق، سلام شفیعِ مذنبیںؐ

گڑے ہوئے ہیں ہر طرف تیرے وقار کے علَم
جھکی ہوئی ہے تیرے در پہ کائنات کی جبیں

کلامِ حق سنا رہا ہے آیۂ عَنِ الھویٰ
صدائے ربِّ ذُوالمنن تیری صدائے دلنشیں

تیرا جمال دلفروز، تیری زُلف پُر شکن
ازل کی صبحِ اولیں ابد کی شامِ آخریں

یزید کیا؟ مقابلے میں کوئی آ کے دیکھ لے
تیرا حسینؑ آج بھی اُلٹ رہا ہے آستیں

کھڑا ہے تیرے آستانِ پاک پر بچشمِ نم
شۂ امم قبول کر سلامِ اخترِ حزیں

Presented by www.ziaraat.com

اے شامِ غریباں

سرکارِ حسینؑ کا علمدار کہاں ہے؟ اے شامِ غریباں !
بے آس یتیموں کا مددگار کہاں ہے؟ اے شامِ غریباں!

دن ڈوب گیا چھائی ہے ہر سمت اُداسی
گھر اپنا لٹا بیٹھی ہے احمدؐ کی نواسی

ان قیدیوں کا قافلہ سالار کہاں ہے؟ اے شامِ غریباں !

آئی ہے خزاں فاطمہؑ زہراؑ کے چمن میں
بے گور و کفن لاشۂ شبیرؑ ہے رن میں

اُجڑی ہوئی بستی کا عزادار کہاں ہے؟ اے شامِ غریباں !

سیدانیاں بیٹھی ہیں بصد مامیں کھلے سر
پہنانے کو طوق آئے ہیں عابدؑ کو ستمگر

بیمارؑ چلا جائے گا انکار کہاں ہے؟ اے شامِ غریباں !

دریا پہ تڑپتا ہے علمدارؑ کا لاشہ
ہے آج کی شب زینبؑ دلگیر کا پہرہ

معصوم سکینہؑ کا وہ غمخوار کہاں ہے؟ اے شامِ غریباں !

مقتل کی طرف دیکھ کے روتی ہے سکینہؑ
ہے دور بہت یاں سے محمدؐ کا مدینہ

بیمارؑ، بہترؑ کا عزادار کہاں ہے؟ اے شامِ غریباں !

Presented by www.ziaraat.com

شامِ غریباں

روتی ہوئی، خاک اُڑاتی ہوئی آئی شامِ غریباں
دامن سے شمعیں بجھاتی ہوئی آئی شامِ غریباں

آنسو بہاتی فریاد کرتی اکبرؑ کی تشنہ لبی یاد کرتی
روتی ہوئی اور رُلاتی ہوئی آئی شامِ غریباں

فریاد ماں کی ہے قسمت نرالی ویران ہے گود، جھولا ہے خالی
اصغرؑ کو لوری سناتی ہوئی آئی شامِ غریباں

اُجڑی سہاگن کی قسمت پہ روتی تیروں سے سہرے کی لڑیاں پروتی
قاسمؑ کو دُولہا بناتی ہوئی آئی شامِ غریباں

بنتِ علیؑ کا پردہ بچائیں عباسؑ غازی کو دیتی صدائیں
آواز دے کر بلاتی ہوئی آئی شامِ غریباں

رقت ہے ہر اک صدا میں لرزہ رہے اخترؔ ارض و سما میں
علیؑ کو بلاتی ہوئی آئی شامِ غریباں

Presented by www.ziaraat.com

فقیروں کی نظر

کب فقیروں کی نظر میں طور ہے
عظمتِ حیدرؑ کی منزل دور ہے

ہم ثنا خواں خواجۂ قنبرؓ کے ہیں
ہم گداگر ساقیٔ کوثر کے ہیں
لشکری ہم فاتحِ خیبر کے ہیں
تاج شاہی ہم کو نامنظور ہے

مسجد و محراب ہیں ان کے امام
بیعتِ منبر سمجھتے ہیں حرام
زاہدوں کی اس عبادت کو سلام
لب پہ اِلاّ اللہ دل میں حور ہے

صاحبِ لولاکؐ کی آنکھوں کا نور
مادرِ حسنینؑ و زینبؑ غم سے چور ہے
رو رہی ہیں جاکے آبادی سے دور
فاطمہؑ بنتِ نبیؐ مجبور ہے

Presented by www.ziaraat.com

قیدیوں کے قافلہ سالار سے
صاحب غیرت سے، اس خود دار سے
یہ نہ پوچھو عابد بیمارؑ سے
کربلا سے شام کتنی دور ہے

ہر نظر ہے سیدِ مظلومؑ پر
آیۂ تطہیر کے مفہوم پر
شہ کی نظریں زینب و کلثومؑ پر
یہ محرّم کی شبِ عاشور ہے

یہ بھی اے اخترؔ عبادت ہے بڑی
آزمائش گرچہ کتنی ہو کڑی
دشمنِ حیدرؑ پہ لعنت ہر گھڑی
ہم فقیروں کا یہی دستور ہے

Presented by www.ziaraat.com

فریاد

فریاد سن فقیر کی اے ربِ ذُوالجلال
فانی ہر ایک شے ہے تری ذات کو دوام

ربِ قدیر مالکِ لوح و قلم ہے تُو
قبضے میں تیرے گردشِ حالات کی زُمام

یاساترالعراب و یا غافرالذنوب
رحمت کی اک نظر بہ طفیل شہ انام

بہر حسینؑ برائے جگر گوشہ بتولؑ
یارب برائے حرمتِ مظلوم تشنہ کام

Presented by www.ziaraat.com

ربِ جلیل بہر شہیدانِ کربلا
پروردگار بہر اسیرانِ ملکِ شام

مجھ بے نوا کو خاکِ در بو ترابؑ کر
ذرّہ ہوں میں اُٹھا کے مجھے آفتاب کر

ربِ کریم تیری مقدس جناب میں
منظور ہو یہ اخترؔ ناچیز کا کلام

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

زندان کی تنہائی میں جی بھر کے سکینہؑ رو لے
فریاد نہ کر معصومہؑ! آرام سے دکھیا سو لے

دُر چھینے کا غم کیا ہو گا کچھ ہے تو شکایت یہ ہے
کم قیمت پر اُمت نے بحرین کے موتی تو لے

سہمے ہوئے بچے ڈر کر نیند سے چونک نہ اُٹھیں
حرؑ سے کوئی جا کر کہہ دو ناراض نہ ہو کر بولے

سایہ نہیں کوئی مولاؑ بیٹھے ہیں گرم زمیں پر
مظلوم اجازت ہو تو جبرئیلؑ پَروں کو کھولے

Presented by www.ziaraat.com

خاموش ہیں بہتے آنسو مرنے کو چلے ہیں دولہا
اک رات کی بیاہی دلہن اس وقت کہو کیا بولے

رہ دیکھتی تھک جاؤں گی مرجاؤں گی روتے روتے
ہمشکل نبیؐ سے رخصت بیمارؒ مدینہ ہولے

معلوم نہیں تھا اختر قرآن جلایا کس نے
خیموں کو جلانے والو یہ بھید تمہیں نے کھولے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

مجرئی قاصد بیمارِ مدینہ آیا
خاک اُڑتی ہے محرم کا مہینہ آیا

اے مسلمانو! یہ طوفان کدھر سے آیا
کیوں تباہی میں پیمبرؐ کا سفینہ آیا

دیکھ کر لاشۂ شبیرؑ کو بے گوروکفن
یاد زینبؑ کو محمدؐ کا مدینہ آیا

دیکھ فضہ یہ کہیں قاتلِ محسنؑ تو نہیں
کون خیموں کو جلانے یہ کمینہ آیا

دیکھ کر سیدِ مظلوم کی تنہائی کو
شرم سے موت کے ماتھے پہ پسینہ آیا

تجھ سے انسان نے جینے کا سلیقہ سیکھا
تجھ سے انصاف پہ مرنے کا قرینہ آیا

Presented by www.ziaraat.com

کس نے دُر چھین لئے کس نے طمانچہ مارا
کیوں نہ امداد کو سقائے سکینہؑ آیا

نذر منظور ہو مولاؑ تیرے در پر اختر
چشم تر میں لئے اشکوں کا خزینہ آیا

بجھ گئے شامِ غریباں کے چراغ اے اختر
ایسا طوفان زمانے میں کبھی نہ آیا

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

لوٹا ہوا تھا قافلہ شام کی رہگذار تھی
دشتِ بلا میں نوحہ گر زینبؑ دلفگار تھی

اکبرؑ کی لاش پر نہ پوچھ موت کی زردیاں نہ تھیں
اٹھتا ہوا شباب تھا سوئی ہوئی بہار تھی

جلتے رہے ہر ایک شام قبرِ رسولؐ پر چراغ
صغرٰا تیرے نصیب میں ظلمتِ انتظار تھی

صبرِ خلیلؑ سجدہ کر بارگہِ حسینؑ میں
ننھی سی لاش گود میں پہلو میں ذوالفقار تھی

تو نے حسینؑ کردیا باطل و حق کا فیصلہ
صبر و رضا کی جیت تھی جور و جفا کی ہار تھی

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

بے ردا بنتِ علیؑ ہے شام کے بازار میں
کیا قیامت کی گھڑی ہے شام کے بازار میں

لاڈلی شہؑ کی سکینہؑ اشک آنکھوں میں لئے
خوف سے سہمی ہوئی ہے شام کے بازار میں

ہر طرف چھائی ہوئی ہیں ظلم کی تاریکیاں
شمعِ غیرت جل رہی ہے شام کے بازار میں

یاد کر صبحِ مدینہ حیف اے شمسِ فلک
آج تیری روشنی ہے شام کے بازار میں

غیرتِ اسلام تیرے آنسوؤں کو کیا ہوا
آج زینبؑ رو رہی ہے شام کے بازار میں

جس ستم کی ابتداء اختر سقیفہ سے ہوئی
انتہا اس کی ہوئی ہے شام کے بازار میں

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

تفسیریں فریادی ہیں قرآن دُہائی دیتا ہے
دربارِ خلافت میں پیہم اک شور سنائی دیتا ہے

جب خون کے آنسو عابدؑ کی آنکھوں میں کبھی تھم جاتے ہیں
بازار نظر میں پھرتے ہیں زندان دکھائی دیتا ہے

قاسمؑ کے سجیلے ہاتھ گواہ ریش ابنِ مظاہرؓ کی شاہد
نکھرے جب خونِ شہادت کا تو رنگ حنائی دیتا ہے

دن ڈھل گیا کتنی ہی ابھی لاشوں کا اٹھانا باقی ہے
شبیرؑ خدا کے کاموں میں مصروف دکھائی دیتا ہے

یعقوبؑ سے کوئی جا کے کہے رُوتی ہوئی آنکھوں سے دیکھے
شبیرؑ مسافر کو اکبرؑ پیغامِ جدائی دیتا ہے

اخترؔ انہیں کہہ دو اٹھ جائیں لولاک سما کی محفل سے
فرمانِ نبیؐ جن لوگوں کو ہذیان دکھائی دیتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

بے پردہ حرم ہیں ساتھ تیرے پردیسی دیس پرایا ہے
سجادؑ خدا معلوم تجھے اسلام کہاں لے آیا ہے

چھ ماہ کا یہ کمسن بچہ پہچان لیا عیسیٰؑ تو نہیں
شبیرؑ تیری نصرت کے لئے یہ کون پیغمبرؐ آیا ہے

تیروں، تلواروں، نیزوں کے شبیرؑ نے کتنے زخم سہے
یہ زخم مگر کچھ گہرا ہے سجادؑ جو تو نے کھایا ہے

زینبؑ کو نہیں کچھ قید کا غم یہ بات مگر رُلاتی ہے
شبیرؑ کا لاشہ دھوپ میں ہے زندان میں گہرا سایہ ہے

یہ میت پیغمبرؐ تو نہیں قیدی کا جنازہ ہے لوگو!
بازار میں لاش رقیہ سکینہؑ کی بیمارؑ اُٹھا کر لایا ہے

اخترؔ یہ تیری آواز نہیں فریاد ہے کیا یہ زینبؑ کی
یٰسین کے آنسو بہتے ہیں قرآن کا دل بھر آیا ہے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

کہتا جو کوئی عابدؑ سے کہیں آرام بھی تم کو حاصل ہے
سجادؑ یہ روکر کہتے تھے پُر خار ہماری منزل ہے

کہتے تھے عدو سینہ سے نکالیں گے برچھی کی
شبیرؑ بھی گو صابر ہے مگر یہ کام بلا کا مشکل ہے

اکبرؑ نے کہایوں وقتِ نزع اے فاطمہ صغراؑ سوگ نشیں
تم دیکھ رہی ہو جس کی وہ ریت گرم پر بسمل ہے

شبیرؑ نے لاکر سائے میں دیا درس اِلا اِلّا اللہ
عابدؑ اسیری کے بدلے وحدت سے رسالت واصل

روتے تھے ملائک بھی اختر ہوئی آلِ عبا جو اسیر ستم
جبرئیلؑ کی آتی تھی یہ صدا تطہیر انہیں پر نازل ہے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

سورج سے ذرا کہہ دو پردے میں چلا جائے
زینبؑ کی اسیری کا افسانہ کہا جائے

اے ثانیٔ زہراؑ منہ بالوں سے چھپا لینا
تطہیر کی چادر کو جب چھین لیا جائے

پہرے ہیں لعینوں کے دریا کے کنارے پر
بحرین کے والی کو پانی نہ دیا جائے

غش سے تو ذرا آنکھیں سجادؑ نے کھولی ہیں
زینبؑ کا سرِ عُریاں پھر یاد نہ آجائے

یہ حکمِ امامت تھا دریا پہ رہے غازی
پہنے ہوئے زنجیریں بیمار چلا جائے

اخترؔ نے نہ چھیڑا تھا افسانہ سقیفہ کا
قرطاس و قلم بولے ہم سے نہ رہا جائے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

سجادؑ سا کوئی بے خانماں نہ ہو
لُوٹا ہوا کسی کا کارواں نہ ہو

صبر و رضا کی ہے منزل بہت کڑی
دل غم سے چور ہو لب پرفغاں نہ ہو

چھد جائے تیرے فرزند کا گلہ
خیمہ سے دیکھتی یہ ماں نہ ہو

بیٹا جواں مرے ہو دیکھتا پدر
تقدیر اس طرح نامہرباں ہو

گردن رسن میں ہو زنداں ہوتنگ وتار
کم سن کسی پہ یوں قید گراں نہ ہو

پہلے کی بات ہے قرآن تھا جلا
اس کا ہی کربلا اخترؔ دھواں ہو

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

بے پردہ سرِ عام جو یہ پردہ نشیں ہے
سورج ذرا پہچان یہ زینبؑ تو نہیں ہے

شبیرؑ جو ہیں وارث دستارِ نبیؐ کے
زینبؑ ہے کہ جو چادرِ زہراؑء کی امیں ہے

دریا بھی بہت دور نہیں تشنہ لبوں سے
نزدیک ہے کوثر یہ شہیدوں کو یقیں ہے

ریتی پہ ہیں بکھرے ہوئے گل باغ نبیؐ کے
ہے دھوپ کڑی دشت میں سایہ نہ کہیں ہے

Presented by www.ziaraat.com

کربل کے ہیں ذرّوں میں لہو سبط نبیؐ کا
یہ عرش کی ہم پایہ ہے وہ پاک زمیں ہے

زہراؑء کی صدا آتی ہے روضہ سے نبیؐ کے
صغرؑا تیرے رونے کی یہ آواز نہیں ہے

اخترؔ یہ سکوں ہے کہ چلے ہیں جو جہاں سے
دل میں کوئی غم جز غم شبیرؑ نہیں ہے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

اُڑاتی خاک ماتم کی مدینہ سے صبا آئی
کہ جیسے فاطمہؑ صغراؑ کے رونے کی صدا آئی

کرو اے کلمہ گویان محمدؐ بند آنکھوں کو
بھرے دربار میں زہراؑء کی بیٹی بے رِدا آئی

اَجل کو لاشِ ہمشکلِ پیمبرؐ سے حجاب آیا
حبیب ابنِ مظاہرؓ کی ضعیفی سے حیا آئی

ستم کرتی رہی امت مگر بیمار عابدؑ کے
کبھی دل پر ملال آیا نہ لب پر بددعا آئی

Presented by www.ziaraat.com

یہ زینبؑ ہے امیرِ شام کے دربار میں جیسے
گواہوں کو لئے بنتِ رسولؐ دوسرا آئی

اُٹھا کر لاشِ اکبرؑ جب چلے شبیرؑ خیموں کو
خلیلؑ اللہ کی پیہم صدائے مرحبا آئی

غم دنیا سے اے اخترؔ ہوا دل بے نیاز اُس کا
مصیبت میں جسے یادِ شہیدانِ کربلا آئی

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

نوکِ سناں پہ کون یہ قاری سوار ہے
شبیرؑ انقلاب کا پروردگار ہے

پھیلے ہوئے ہیں نوحے فضاؤں میں آجکل
عالم تمام غم میں ترے اشکبار ہے

زینبؑ پکار اٹھی مرے بھائی تیری خیر
خیموں میں خالی آیا ترا راہوار ہے

صغراؑ یہ رو کے کہتی تھی اکبرؑ تیرے نثار
وقتِ نزع ہے آ کہ تیرا انتظار ہے

زہراؑء کی گود کا ہے یہ پالا ہوا حسینؑ
سینے پہ آج جس کے یہ قاتل سوار ہے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

معصوم سکینہؑ نے دن چین کے کم دیکھے
باباؑ سے جدا ہو کر قیدوں میں الم دیکھے

دیکھے کوئی زنجیریں سجادؑ کے پاؤں میں
ہاتھوں میں خلافت کے قرطاس و قلم دیکھے

تھا حکم یہ حاکم کا تطہیر کی شہزادیؑ
محتاجِ ردا ہو کر دربارِ ستم دیکھے

شکوہ ہے جنہیں اختر شبیرؑ کے رونے میں
غاروں میں وہی روتے اللہ کی قسم دیکھے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

ہم سفر جتنے تھے سارے جانبِ کوثر چلے
اب نہیں شبیرؑ کا کوئی بھی ساتھی دن ڈھلے

اے خلیلؑ اللہ اس کو انبیاءؑ میں کر تلاش
کون ہے جو خونِ اصغرؑ اپنے چہرے پر ملے

شہپر جبرئیلؑ کے سائے کی کیا حاجت انہیں
جو نمازِ عشق کرتے ہیں اَدا خنجر تلے

تیری قسمت میں جدائی کا اندھیرا ہی سہی
فاطمہؑ صغرؑا چراغِ قبرِ پیغمبر جلے

شام کا بازار اور اِحراقِ بابِ فاطمہؑ
کس قدر مشکل تھے یہ صبر و رضا کے مرحلے

Presented by www.ziaraat.com

دل نہ بھر آیا کسی بھی صاحب اولاد کا
ہائے اک رسی میں تھے جکڑے ہوئے بارہ گلے

تاظہورِ مہدیؑ موعود اس کو روک لوں
کاش اے اختر مرا عمر رواں پر بس چلے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

بن میں پکاری فاطمہؑ مجھ کو ستا کے کیا ملا
خون مرے حسینؑ کا ہائے بہا کے کیا ملا

پیشِ یزید شہ کا سر طشت میں تھا زمین پر
ہائے چھری حسینؑ کے لب پہ لگا کے کیا ملا

لوگو! قرآن سے کم نہ تھا سینہ مرے حسینؑ کا
پاؤں تھا اس پہ شمر کا ہائے دبا کے کیا ملا

جس کا جنازہ رات کو دفن ہوا مدینہ میں
لٹ گئیں اس کی بیٹیاں قیدی بنا کے کیا ملا

ہائے ظلم سے ناریو لوٹا ہے بنتِ بتولؑ کو
آلِ نبیؐ کے خیموں کو ہائے جلا کے کیا ملا

Presented by www.ziaraat.com

قاصدِ صغریٰؑ نے اکبرؑ کو تڑپتے دیکھا
ہائے کس حال میں مہمان سے مہمان ملا

قاتلانِ شہؑ مظلوم کے زمرے میں ہمیں
کوئی قاری تو کوئی حافظِ قرآن ملا

جل بجھی آگ تو خیموں کی جگہ اے اختؔر
اہلِ اسلام کو جلتا ہوا قرآن ملا

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

ہم اس شہیدِ جفا کا پیام کہتے ہیں
جسے حسین علیہ السلام کہتے ہیں

رُلا رہی ہے زمانے کو خون کے آنسو
وہ شام جس کو غریبوں کی شام کہتے ہیں

زمانہ بھر کے شہیدوں کی آبرو بن کر
غریب باپ کو اصغرؑ سلام کہتے ہیں

سکینہؑ پھیل رہے ہیں جہاں سیہ سائے
اسی مقام کو زندانِ شام کہتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

فرات یاد ہے تجھ کو تیرے کنارے پر
مسافروں نے کیا تھا قیام کہتے ہیں

غضب ہے اہلِ سیاست نے بنتِ پیغمبرؐ
کیا نہ کچھ بھی تیرا احترام کہتے ہیں

یہ فخر کم نہیں اختؔر تجھ کو اہلِ عزا
شہیدِ کرب و بلا کا غلام کہتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

رُخ سے منافقین کے اٹھی رہے نقاب
ہاتھوں میں اس فقیر کے جب تک قلم رہے

کافی ہے مجھ کو اِک درِ سلطانِ کربلا
گردن کسی رئیس کے در پر نہ خم رہے

لکھتا رہوں مصائب اولاد مصطفےؐ
جب تک سکت ہو ہاتھ میں آنکھوں میں دم رہے

غمہائے روزگار سے خوف وہراس کیا
بندے پہ اپنے جب تیری چشمِ کرم رہے

ہو روحِ کائنات سدا میری ہمنوا
جاری زباں پہ ذکرِ علیؑ دم دم رہے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

فرزندِ پیمبرؑ پہ یہ جوروجفا کیوں ہے
اے چرخ تلے خنجر پیاسے کا گلا کیوں ہے؟

قرآن کو رکھتے ہیں سب رحل میں عزت سے
سرِ مصحفِ ناطق کا نیزے پہ چڑھا کیوں ہے؟

دربار میں حاکم نے پوچھا ہے سکینہؑ سے
کرتہ یہ ترا یوں خوں میں بھرا کیوں ہے؟

وہ بولی یتیمی ہے بابا ہے گیا مارا
سن میرا بہت چھوٹا یہ جورو جفا کیوں ہے؟

برچھی علی اکبرؑ نے گر کھائی نہیں رن میں
قلبِ شہ والا میں پھر درد اٹھا کیوں ہے؟

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

سکینہؑ نے پوچھا یہ باچشم تر تو آتا ہے خالی اے رہوار کیوں
گئے پانی لینے کو تھے نہر پر نہیں آئے مڑ کر علمدار کیوں

یہ صغریٰؑ نے عاشور کی شب کہا فضاؤں میں کیوں بیقراری سی ہے
ستارے فلک پر ہیں غمگین سے سیہ پوش ہے تو شب تاریکیوں

جو جھٹلائے اس فاطمہؑ کو کہ ہے صداقت پہ جس کی خدا خود گواہ
بتا تو اے مذہب یہ انصاف سے نہیں وہ لعین و ستمگار کیوں

شفق خون روئی گیا شام میں جو لوٹا ہوا کاروانِ حسینؑ
نہ تھا کوئی غمخوار آلِ نبیؐ جو کہتا یہ تشہیر و آزار کیوں

جو عباسؑ جانباز زخمی ہوئے تو خیموں سے آنے لگی یہ صدا
ہمیں چھوڑ کر بیکس و بے وطن چلے ہوا سیروں کے غمخوار کیوں

جنہوں نے اے اختر نہ رونے دیا تھا بھائی کے لاشہ پر ہمشیر کو
گلہ ان کو شیعوں سے کیسے نہ ہو شبیرؑ کے یہ عزادار کیوں

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

صبحِ آزادی

شہیدانِ وفا کی یاد میں آنسو بہاتے ہیں
حسینؑ ابنِ علیؑ کی داستانِ غم سناتے ہیں

بہتر کے لہو سے صبحِ آزادی ہوئی روشن
سحر ہونے سے پہلے چاند تارے ڈوب جاتے ہیں

بپا ہے دو جہاں میں آج بھی شبیرؑ کا ماتم
سنا تھا لوگ پردیسی کو اکثر بھول جاتے ہیں

اُٹھا تھا جن کی مادر کا جنازہ پردہ شب میں
اسیرِ شام کے دربار میں بلوائے جاتے ہیں

علی اصغرؑ نے ثابت کر دیا تیرِ ستم کھا کر
اجل کے سامنے یوں مردِ میداں مسکراتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

دھواں جنگل میں پھیلا ہے لگی ہے آگ خیموں میں
یہ ہیں اوراقِ قرآں اشقیا جن کو جلاتے ہیں

نہ جانے مادرِ اصغرؑ کے دل پر کیا گذرتی ہے
زباں خاموش ہے آنکھوں میں آنسو آئے جاتے ہیں

پیغمبرؐ کا جنازہ ہے نظر کے سامنے اختر
اٹھا کے لاشِ ہمشکلِ نبیؐ شبیرؑ لاتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

ملت شہیدِ ظلم غریب الدیار میں
خیبر کی تیزیاں نہ رہیں ذوالفقار میں

میں پکاریں گیسوئے اکبرؑ کو دیکھ کر
سایہ ہے چاند سایہ ابرِ بہار میں

نہ کی قبول سواری یزید کی
تھی غیرت بلند ترے راہوار میں

سورج کی گرم و تیز نگاہیں بھی تھک گئیں
زخم تن حسینؑ نہ آئے شمار میں

تھا سوئے شام اسیروں کا قافلہ
زنجیر کا ہے شور ابھی رہگذار میں

Presented by www.ziaraat.com

پہن کے آتی رہیں ماتمی لباس
صغراؑ کو نیند آ نہ سکی انتظار میں

نہر فرات شرم سے اختر ہے آب آب
پیاسوں کی آنسوؤں سے بھری یادگار میں

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

مقتل کی طرف لاشۂ شبیرؑ کو دیکھا
لٹتے ہوئے جب چادرِ تطہیر کو دیکھا

زینبؑ کو نہ کچھ اپنی اسیری کا رہا غم
جب عابد بیمار کی زنجیر کو دیکھا

رہوار نے فوجوں میں علمدار کو ڈھونڈا
جب تیروں کی برسات میں شبیرؑ کو دیکھا

حرمل نے کئی بار کماں کھینچ کے روکی
دیکھا کبھی بچے کو کبھی تیر کو دیکھا

Presented by www.ziaraat.com

اکبرؑ نے دمِ نزع نظر کی جو وطن میں
ڈیوڑھی پہ کھڑے صغرائے دلگیر کو دیکھا

رسی میں گلا منہ پہ طمانچوں کے نشاں تھے
سجادؑ نے جب لاشۂ ہمشیر کو دیکھا

اخترؔ ہے نگاہوں میں پیمبرؐ کا جنازہ
کربل میں اسی خواب کی تعبیر کو دیکھا

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

اے مجرئی دشت بلا میں تنہا فرزندِ علیؑ ہے
خیمہ سے بہن بھائی کی تنہائی دیکھ رہی ہے

ہے فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ شبیرؑ کا سجدہ آخر
گویا کہ نمازِ پیغمبرؐ تیروں میں ادا ہوتی ہے

شبیرؑ نے جبکہ پکارا هَلْ مِنْ نَّاصِرٍ يَنْصُرُنَا
لبیک اے دین کے ناصر اصغرؑ کی صدا آتی ہے

گھوڑے سے گرے جب اکبرؑ قاصد نے کہا یوں آ کر
اٹھوائے گیسوؤں والے صغراؑ رہ دیکھ رہی ہے

Presented by www.ziaraat.com

تطہیر کو آ کے بچاؤ اے نہر پہ سونے والو
فریاد حسینؑ کے یاور خیموں میں آگ لگی ہے

مظلوم حسینؑ اخترؔ کو کافی ہے فقیری تیری
لاریب اس در کی گدائی بھی تخت سلیمانؑ سی ہے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

پردہ دارِ انبیا روتی رہی
فاطمہؑ زہراؑ سدا روتی رہی

اس طرح یعقوبؑ بھی روئے نہ تھے
جس طرح یہ بے نوا روتی رہی

ہاں مسلمانوں کی آبادی سے دور
دخترِ خیرالوریٰ روتی رہی

روئی پردے میں سدا بنت نبیؐ
بنتِ حیدرؑ بے ردا روتی رہی

سوچ میں اخترؔ ہیں قرطاس و قلم
کیوں شہیدِ حسبنا روتی رہی

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

شبیرؑ نہ ہوتے تو اسلام کہاں ہوتا
دنیا میں پیمبرؐ کا پیغام کہاں ہوتا

بے تاب تڑپتے تھے ہونے کو فدا اصغرؑ
جھولے میں مجاہد کو آرام کہاں ہوتا

اللہ کے خلیفے کا انکار کیا ورنہ
سردار فرشتوں کا بدنام کہاں ہوتا

یہ ثانیٔ زہرؑا ہی کی قید کا صدقہ ہے
ماتم شہ بیکس کا یوں عام کہاں ہوتا

تامرگ رہی آنکھیں صغرؑا کی لگی رہ پر
بیمار کو فرقت میں آرام کہاں ہوتا

تھی سورہ کوثر کی تفسیر ابھی باقی
جزلختِ دلِ زہرؑاء یہ کام کہاں ہوتا

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

عباسؑ نامور کے لہو سے دُھلا ہوا
اب بھی حسینیت کا علَم ہے کُھلا ہوا

اصغرؑ کو لے کے آئے ہیں میدان میں حسینؑ
ہاتھوں پہ ہے رسول کے قرآں کھلا ہوا

یہ لاشۂ حسینؑ ہے اے امتِ نبیؐ
تنہا ہے مصطفےٰ کا جنازہ پڑا ہوا

اکبرؑ کو لے کے آئے ہیں شہ اس مقام پر
پائے خلیلؑ بھی ہے جہاں ڈولتا ہوا

ہمشکلِ مصطفیٰؐ کے جو رُخ سے نظر ہٹی
رنگِ اجَل حسینؑ نے دیکھا اُڑا ہوا

Presented by www.ziaraat.com

اکبرؑ چلے بھی آؤ بہت دن گزر گئے
ہے آنسوؤں سے نامۂ صغریٰؑ لکھا ہوا

سبط رسول تیری شہادت نے بھر دیا
اسلام کی رگوں میں لہو کھولتا ہوا

اخترؔ یہ بحث کیسی ہے چہرے پہ شمر کے
ہے صاف لفظِ قاتلِ محسنؑ لکھا ہوا

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

ٹھہرو علی اکبرؑ تمہیں دولہا تو بنالوں
رُک جاؤ کہ صغراؑ کو مدینہ سے بلا لوں

ماں کو غم فرقت کے اندھیرے ہی میت ہیں
تھم جاؤ کہ والیل کی زُلفوں کو سجالوں

حسرت ہے کہ جی بھر کے تمہیں دیکھ تو لوں میں
روٹھی ہوئی تقدیر کو دم بھر تو منالوں

ڈرتی ہوں جنازہ پہ تیرے تیر نہ برسیں
تصویرِ محمدؐ تجھے آنکھوں میں چھپالوں

تم بای کعبہ کی زیارت کو چلے ہو
لو باندھ لو اِحرام میں دستار سنبھالوں

رُک جا مرے بیٹے کہ ذرا اہل جہاں کو
میں خوابِ براہیمؑ کی تعبیر بتالوں

Presented by www.ziaraat.com

میں دیکھ رہی ہوں میرا پردہ نہ بچے گا
کافی ہے کہ میں چادرِ زہراؑ کو بچالوں

جاتے ہو تو دے جاؤ سکینہؑ کو تسلی
میں پرچمِ عباسؑ علمدار اٹھالوں

جنت سے یہ رضواں کی صدا آتی ہے اختر
نوحہ گر شبیرؑ کو آنکھوں پہ بٹھا لوں

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

سر دے کے جس نے غیرتِ اسلام کی بچالی
اس بے نواکو ساری دنیا ہے رونے والی

ہم سے گلہ ہے پہلے کعبہ سے جاکے کہئے
پوشاک آپ نے کیوں پہنی حضور کالی

سو دے تو ہو چکے تھے دستارِ مصطفٰےؐ کے
زہراؑء تری رِدا ابھی امت نے بیچ ڈالی

عرشِ عظیم لرزا حرمل کے ہاتھ کانپے
تیرا جل کی ہنس کر اصغرؑ نے بات ٹالی

جنت کو حرؑ چلا ہے حیرت ہے صوفیوں کو
انگشت در دہاں ہیں یاں شافعی وغزالی

فریاد لے کے جاتی روضہ پہ مصطفٰیؐ کے
اُجڑے گھروں کو صغرٰاؑ جب دیکھتی تھی خالی

Presented by www.ziaraat.com

شیوہ نہیں ہمارا اخلاق سے گزرنا
مذہب نہیں سکھاتا دینا کسی کو گالی

ماں کہہ کے تجھ کو فضہؑ زینبؑ پکارتی تھی
مریمؑ سے آسیہؑ سے تیرا مقام عالی

مٹھی میں اس کی اختر جاگیرِ دو جہاں ہے
سلطانِ کربلا سے کچھ مانگ لے سوالی

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

یہ عبارت کربلا کی خاک پر تحریر ہے
ماتمِ تاریخِ انساں ماتمِ شبیرؑ ہے

مذہبِ اسلام یہ حق کا پیامِ آخری
کربلا کے غازیوں کا نعرۂ تکبیر ہے

شہ نے کھینچی سینۂ اکبرؑ سے برچھی کی انی
کتنی روشن خوابِ ابراہیمؑ کی تعبیر ہے

حجرِ اسود سے ہے تیرے جون کا رتبہ بلند
کربلا تو خانۂ حق کی نئی تعمیر ہے

یہ وہ صورت ہے ہوا قرآن کا جس پر نزول
چہرۂ اکبرؑ رسولؐ اللہ کی تصویر ہے

Presented by www.ziaraat.com

ٹکڑے ٹکڑے لاش ہے زہراؑء کے نورُ العین کی
پرزے پرزے یارسولؑ اللہ کی تحریر ہے

گو جدا ہیں قید خانے شام اور بغداد کے
پاؤں میں ان قیدیوں کے ایک ہی زنجیر ہے

اس شہ مظلوم اختر کو غم محشر نہیں
جنت رضوان فقیروں کی تیرے جاگیر ہے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

شبیرؑ نہ ہوتے تو اسلام کہاں ہوتا
دنیا میں پیمبرؐ کا پیغام کہاں ہوتا

بے تاب تڑپتے تھے ہونے کو فدا اصغرؑ
جھولے میں مجاہد کو آرام کہاں ہوتا

اللہ کے خلیفے کا انکار کیا ورنہ
سردار فرشتوں کا بدنام کہاں ہوتا

یہ ثانیٔ زہراؑ ہی کی قید کا صدقہ ہے
ماتم شہ بیکس کایوں عام کہاں ہوتا

تامرگ رہی آنکھیں صغراؑ کی لگی رہ پر
بیمار کو فرقت میں آرام کہاں ہوتا

تھی سورہ کوثر کی تفسیر ابھی باقی
جزلخت دلِ زہراؑء یہ کام کہاں ہوتا

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

خیموں کے آس پاس ہیں لاشے پڑے ہوئے
میدان میں حسینؑ ہیں تنہا کھڑے ہوئے

اسلام کے وقار کی اونچی چٹان پر
عباسؑ کی وفا کے ہیں جھنڈے گڑے ہوئے

اصغرؑ کے حلق سے جو اُڑا ہے شریف خون
دستارِ مصطفیٰؐ پہ ہیں چھینٹے پڑے ہوئے

زینبؑ نے پردہ ہائے ستم چاک کر دیئے
تھے ورنہ واقعات پہ پردے پڑے ہوئے

زنجیر پر گرے ہیں یہ آنسو؟ نہیں نہیں
عابدؑ کے زیوروں میں ہیں موتی جڑے ہوئے

تم ہی نہیں ہو ایک گدائے درِ بتولؑ
اس صف میں انبیاؑ بھی ہیں اخترؔ کھڑے ہوئے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

ماتم شہیدِ راہِ خدا کا ثواب ہے
یہ سنتِ جنابِ رسالتِ مآب ہے

اصغرؑ کی لاش کو ہیں اٹھائے ہوئے حسینؑ
یا ہاتھ میں رسول کے ام الکتاب ہے

اے موت! زخمِ سینۂ اکبرؑ تو دیکھ لے
کس حال میں رسولِ خدا کا شباب ہے

زینبؑ کا غم نہیں کہ رِدا سر سے چھن گئی
لیکن خیالِ پردہ اُمِ رُباب ہے

حرؑ کو گلے لگا لیا کس اعتماد سے
شبیرؑ ہے کہ داورِ یوم الحساب ہے

Presented by www.ziaraat.com

آئے ہیں کربلا سے جو قیدی دمشق میں
لوگو! یہ خاندانِ رسالت مآب ہے

تاریخ ہے مصائب آلِ رسولؐ کی
وہ جس کا نام فضہؑ عالی جناب ہے

روشن ہے دل میں داغِ غمِ شاہِ کربلا
اختؔر مری لحد کا یہی آفتاب ہے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

جب کبھی غیرت انساں کا سوال آتا ہے
بنت زہراؑ ترے پردے کا خیال آتا ہے

درمیاں لاشوں کے تنہا نظر آتے ہیں حسینؑ
جبکہ عاشور کے سورج پہ زوال آتا ہے

موت کس سوچ میں ہے لاشۂ اکبرؑ پہ کھڑی
کیا پیمبرؐ کی جوانی کا خیال آتا ہے

یہ علمدارؑ کا بیٹا ہے کہ پانی جو ملے
جا کے سجادؑ کی زنجیر پہ ڈال آتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

اے خلافت! ہمیں حق چھننے کا افسوس نہیں
بس گواہوں کی شرافت کا خیال آتا ہے

نیام میں رہنے دو تلوارِ علیؑ ابن رسولؐ
موت کی بات کو اصغرؑ ترا ٹال آتا ہے

اس کی تعریف ہے یہ کہ ہے سگِ بابِ بتولؑ
ورنہ اختؔر کو کہاں کوئی کمال آتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

صغراؑ نے آنسوؤں کے کتنے دیے جلائے
پردیس جانے والے پھر لوٹ کے نہ آئے

شاید مباہلہ کی پھر پڑے ضرورت
زہراؑء کی بیٹیوں کو شبیرؑ ساتھ لائے

خیمے جلانے والے تھے جانشیں انھیں کے
بنتِ نبیؐ کے در پر جو آگ لے کے آئے

لاشِ حسینؑ پر یوں آئی علیؑ کی بیٹی
روضہ پہ مصطفٰےؐ کے جیسے بتولؑ آئے

کیا مختصر سپاہ ہے جیسے کہ کربلا میں
شبیرؑ زندگی کے لے کر اصول آئے

Presented by www.ziaraat.com

روئے کہ دے تسلی بے آس قیدیوں کو
حال اپنے دل کا زینبؑ جاکر کسے سنائے

خاموش بہہ رہے ہیں آنکھوں سے خوں کے آنسو
سجادؑ تو نے دل پر کیا کیا نہ زخم کھائے

چہرے پہ انگلیوں کے اب تک نشاں ہیں باقی
زندان میں سکینہؑ روتی ہے منہ چھپائے

کیا اہلِ حَسبُنَا تم قرآن سمجھ سکو گے
اختر فقیر کی جب باتیں سمجھ نہ پائے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

ویران ہے مدینہ آباد کربلا ہے
گلشن پہ ہے اُداسی جنگل بسا ہوا ہے

فریاد کر رہی ہے کس درد سے سکینہؑ
عباسؑ نامور کا لاشہ تڑپ رہا ہے

اصغرؑ کی لاش ہے یہ اُمِ رُباب دیکھو
اسلام کو جگا کر معصوم سو گیا ہے

قرآن کے حافظوں نے مارا ہے شاہ دیںؑ کو
کچھ حاجیوں نے مل کر کعبہ گرادیا ہے

فضہ سے کوئی پوچھے کتنی مصیبتوں کی
زہراؑ سے ابتداء تھی زینبؑ پہ انتہا ہے

Presented by www.ziaraat.com

کتنی حقیقتوں سے پردے اٹھے ہوئے ہیں
کس نے کہا کہ زینبؑ بلوے میں بے ردا ہے

آنکھوں میں ہیں یہ آنسو یا سامنے نظر کے
تسنیم موجزن ہے کوثر چھلک رہا ہے

زین العباؑ نے اختؔر اس دکھ بھرے جہاں میں
ہر زخم سہہ کے جینا آسان کر دیا ہے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

کعبہ اداس خاک بسر جبرئیلؑ ہے
اے مجرئی یہ ماتم فخرِ خلیلؑ ہے

بدلے میں ہیں حسینؑ کہ مصروف گفتگو
سردار دو جہاں سے خدائے جلیل ہے

علیؑ شرافت آدمؑ کا ہے ثبوت
سبطِ نبیؐ خدا کی مقدس دلیل ہے

اصغرؑ مچل رہے ہیں شہ دیں کی گود میں
یا عرش کبریا پہ دعائے خلیلؑ ہے

ہر دور میں سپاہ حسینی ہے سرفراز
ہر دور میں یزید پلید کا لشکر ذلیل ہے

Presented by www.ziaraat.com

مت پوچھ ان میں خون کی سرخی ہے کس لئے
عابدؑ کے آنسوؤں کی کہانی طویل ہے

پیغام لے کے آیا ہے صغراؑ کا نامہ بر
اے عرشِ کربلا یہ تیرا جبرئیل ہے

اخترؔ غمِ حسینؑ میں آنکھیں ہیں اشکبار
کوثر جھلک رہا ہے رواں سلسبیل ہے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

ہائے قاسمؑ تیرے سہرے پہ پھولوں کی جوانی روتی ہے
ہر فصل بہار تیری سن کر غمگین کہانی روتی ہے
اے تشنہ دہن بیکس دوا کھا کر کے تیری پیاس کو یاد اب بھی
موجیں سر پٹیا کرتی ہیں دریا کی روانی روتی ہے
ارمان نکالو جاگو تو مہندی تو لگا لو جاگو تو
اک رات کی بیاہی دلہن خاموشِ زبانی روتی ہے
اعداء میں گھرے ہیں سبطِ نبیؐ آ دیکھ حسینؑ کی تنہائی
غازی کا علم تھراتا ہے اکبرؑ کی جوانی روتی ہے
معصوم سکینہؑ مت دکھلا بابا کو داغ طمانچوں کے
تلوار علیؑ کی پہلی سی خیبر کی روانی روتی ہے
مت چھیڑ اے اختؔر رہنے دے قرطاس و قلم کا افسانہ
تیرہ سو برس سے دنیا یہ سن سن کے کہانی روتی ہے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

دستار ہے حسینؑ کے سر پر رسولؐ کی
زینبؑ کی پردہ دار ہے چادر بتولؑ کی

ہاتھوں پہ شیر خوار کا لاشہ لئے ہوئے
شبیرؑ لڑ رہے ہیں لڑائی اصول کی

امت نے خیر اجرِ رسالت تو کیا دیا
آلِ نبیؐ کے خون کی قیمت وصول کی

اہلِ حرم کی قید کو منظور کر لیا
سر دے دیا نہ بیعتِ فاسق قبول کی

قرآن تو دے رہا ہے صدائے عنِ الھویٰ
کچھ لوگ کہہ رہے ہیں پیمبرؐ نے بھول کی

Presented by www.ziaraat.com

کتنے حسیں ہیں اصغرؑ واکبرؑ حسینؑ کے
بچپن علیؑ ولی کا جوانی رسولؐ کی

دربارِ میرِ شام کا منظر عجیب ہے
زینبؑ کو مل رہی ہے وراثت بتولؑ کی

اختر درِ بتولؑ سے ادنیٰ سی شے نہ مانگ
کم ظرف تو نے خواہشِ جنت فضول کی

Presented by www.ziaraat.com

بدلی میں گھرا ہے اسلام کا آقا
زینبؑ کا جہاں میں ٹوٹا ہے سہارا

شہ کہتے تھے حرؑ تھا اک رات کا مہماں
افسوس لعینو مہمان کو مارا

بکھری ہوئی زلفیں اور چہرۂ اکبرؑ
والیلِ کی بدلی وَالفجر کا تارا

محتاج جنازہ سردارِ دو عالم
یاروں نے نبیؐ کا منبر تو سنوارا

اکبرؑ تھے نہ اصغرؑ عباسؑ نہ قاسمؑ
مولا تجھے کس نے مقتل میں اتارا

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

گلشنِ زہراؑء میں ہے فصلِ خزاں آئی ہوئی
آسماں پر غم کی ہے کالی گھٹا چھائی ہوئی

اُس کو رونے جس کا کوئی بھی نہیں تھا نوحہ گر
لاشۂ شبیرؑ پر زینبؑ ہے آج آئی ہوئی

قاصدِ صغراؑ سے یوں روکر کہا شبیرؑ نے
جاگ لینے دو جوانی کو ہے نیند آئی ہوئی

مجھ کو تنہائی ڈراتی ہے سکینہؑ نے کہا
ہر طرف زنداں میں ہیں تارِیکاں چھائی ہوئی

جس کے پردے کی حیا سے چھپ گیا شمس فلک
شام میں کہتے ہیں تھی وہ بے ردا آئی ہوئی

تھے حریصِ دولت دنیائے سقیفہ کے غلام
جو کہ ہے اختر مرے مولا کی ٹھکرائی ہوئی

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

یثرب کا مہمان کھڑا ہے
باغیرت انسان کھڑا ہے

دشت بلا میں ایک اکیلا
ہر غم کا عنوان کھڑا ہے

ایک طرف کفّار کی فوجیں
ایک طرف ایمان کھڑا ہے

دنیا بھر کے انسانوں پر
جس کا ہے احسان کھڑا ہے

دست اَجل کا رستہ روکے
باہمت انسان کھڑا ہے

ایک پھٹا ملبوس پہن کر
عالم کا سلطان کھڑا ہے

Presented by www.ziaraat.com

دین نبیؑ کی لاج کا وارث
پیغمبرؐ کی شان کھڑا ہے

غربت کی تصویر ہے لیکن
پُر ہیبت طوفان کھڑا ہے

اخترؔ اجرِ رسالت کیا تھا
کیوں تنہا قرآن کھڑا ہے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

شبیرؑ تری آیا ہے غربت کا زمانہ
ملتا نہیں دنیا میں کہیں تجھ کو ٹھکانہ

عباسؑ کے بازو بھی کٹے نہر پہ جاکر
ہمشکل نبیؐ ہو گیا برچھی کا نشانہ

کہتی تھی سکینہؑ ہیں یہ کیوں ہم پہ جفائیں
کس جرم پہ بابا تیرا دشمن ہے زمانہ

تطہیر کی چادر سرِ زینبؑ سے چھنے گی
لُٹ جائے گا ایمان کی غیرت کا خزانہ

شبیرؑ تیرے قتل کی بنیاد سقیفہ
چھیڑیئے اخترؔ کہ یہ قصہ ہے پرانا

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

یثرب سے ہیں آئے کربل کو بسانے
اسلام کی خاطر گھر بار لٹانے

حر آیا جو در پر ہوا پل میں سکندر
کی بندہ نوازی محبوبِ خدا نے

ہاتھوں پہ اٹھا کے لئے جاتی ہیں حوریں
بے شیر کو کوثر کے جام پلانے

ہمشکلِ پیغمبرؐ کے لاشہ پہ گئے شہ
خط صغراؑ کا لے کر اکبرؑ کو سنانے

سر سجدہ میں رکھ کر یہ شہ نے دکھایا
کٹواتے ہیں یوں سر مولا کے دیوانے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

صغریٰؑ کو محرم کا جب چاند نظر آیا
خوش تھی کہ جدائی کا اب وقت گذر آیا

راہ میں جو غبار اٹھتا بیمار یہ کہتی تھی
شاید کہ مرا قاصد کچھ لے کے خبر آیا

غمگین ستارو تم خوش ہو کے ذرا چمکو
صغرٰاؑ کو تسلی دو نالوں میں اثر آیا

بیمارؑ سجانے لگی پھر اُجڑے ہوئے گھر کو
سمجھی شب فرقت کو پیغامِ سحر آیا

Presented by www.ziaraat.com

فقط اک بنی امیہ ہی کو جانیے نہ مجرم
کہ ہے کربلا کی نسبت کسی سازشِ کہن سے

بڑی دکھ بھری کہانی ہے نبیؐ کی لاڈلی کی
نہ ملی کبھی فراغت جسے رنج اور محن سے

اسے اہلِ درد سمجھیں اُسے اہل ظرف جانیں
جو صلہ فقیر اخترؔ کو ملے گا پنجتنؑ سے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

گلشنِ آلِ پیمبرؐ میں خزاں آنے کو ہے
مسندِ ختمِ رسل ویران ہو جانے کو ہے

کربلا والوں کی شاید تشنگی کا ہے خیال
ساقیٔ کوثر ذرا پہلے چلے جانے کو ہے

نوحہ گر جبرئیلؑ ہے ماتم بپا ہے چار سو
روشنی چھپنے کو ہے اندھیر ہو جانے کو ہے

آج زینبؑ کو نظر آنے لگا بازار شام
فاطمہؑ کیا پھر کسی دربار میں جانے کو ہے

گونجتی تھی جو فضاؤں میں سلونی کی صدا
وہ صدائے دل نشیں خاموش ہو جانے کو ہے

قصۂ قرطاس سے نسبت ہے اے اختر اسے
جو فسانہ ابنِ ملجم آج دہرانے کو ہے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

جب کر چکا جہاں سے سفر آخری رسولؐ
بدلی ہوا کہ دین کے بدلے گئے اصول

کچھ لوگ گھر نبیؐ کا جلانے تو آ گئے
پوچھا مگر کسی نے نہ حالِ دلِ بتولؑ

سمجھے نہ بات سروِ چمن کی کبھی جھول
ناجنس کر سکے نہ نبیؐ کا اثر قبول

دربارِ میرِ شام میں بنتِ علیؑ نہ تھی
بالوں سے منہ کو ڈھانپ کے روتی رہی بتولؑ

Presented by www.ziaraat.com

اسلامؑ کا کسی طرح پردہ بچا رہے
زینبؑ کی قید عابدؑ بیمار کو قبول

اللہ کی کتاب کو کافی سمجھ لیا
فرمانِ مصطفیٰؐ کو گئے لوگ جلد بھول

اختر کچھ اور مانگ لے سوداگری نہ کر
صلہ غمِ حسینؑ میں جنت نہ کر قبول

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

دو جہاں میں آج ہے ماتم بپا شبیرؑ کا
معجزہ کہتے ہیں اس کو زینبؑ دلگیر کا

قیدیوں کا قافلہ سب منزلیں طے کر چکا
شام کی راہوں میں اب تک شور ہے زنجیر کا

پوچھیے اس سے کہ جس کی گود خالی ہوگئی
کس قدر تھا زخم گہرا تیر کا

خط کا پھر دینا جواب اے قاصد صغراؑ مگر
یہ بتا پہلے سبب کیا تھا تیری تاخیر کا

بے کفن کرب و بلا میں کیوں رہی لاشہ حسینؑ
کیا کفن کافی نہیں تھا چادرِ تطہیر کا

Presented by www.ziaraat.com

عزم جس کا عزمِ حق ہے نام ہے جس کا حسینؑ
اک پیامِ مستقل ہے مالکِ تقدیر کا

تھا گماں جن کو نبیؑ کے حکم پر ہذیان کا
کیا ادب کرتے رسولؐ اللہ کی تحریر کا

قاتلِ محسن کو اے اخترؔ ذرا پہچان لے
خونِ اصغرؑ دوسرا رُخ ہے اسی تصویر کا

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

اٹھی تھی سقیفہ سے گھٹا حرص و ہوا کی
کربل میں لگی آ کے جھڑی جورو جفا کی
باغِ فدک تیرے تو چھننے کا نہیں غم
شکوہ ہے کہ تعظیم نہ زہراؑء کی ذرا کی
خیموں میں لگی آگ نئی بات نہیں ہے
جلتے ہوئے قرآن نے شعلوں سے بنا کی
ماتم کی اُڑا خاک تُو اے شام غریباں
اُجڑی ہوئی بستی پہ غریبُ الغربا کی
میدان جمل میں یہ صدا گونج رہی ہے
امت نے پیمبرؐ کے وصی سے نہ وفا کی
ہذیان سمجھتے تھے جو فرمانِ نبیؐ کو
کرنے لگے تفسیر غلط فی القرباء کی
یاران بنی ساعدہ آرام سے جا بیٹھیں
اخترؔ نے نہیں بات دل آزار ذرا کی

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

ماتم کی صداؤں سے زمانے کو ہلا دو
پھر دہر کو شبیرؑ کا پیغام سنا دو

دیر ہوگئی صغراؑ تیرا قاصد نہیں آیا
روضہ پہ پیغمبر کے چراغوں کو بجھا دو

دربار ستم گر میں چلی ثانی زہراؑ
سوئے ہوئے بیمارؑ کی زنجیر ہلا دو

شاہ کہتے تھے اکبرؑ جو چلے مرنے کو رن میں
اس چاند کو والیل کی بدلی میں چھپا دو

روئے گی بہت شام کے زندان میں سکینہؑ
معصوم کو انداز یتیمی کے سکھا دو

اخترؔ یہ صدا آتی ہے کربل کی زمیں سے
آزاد ہو باطل کی حکومت کو مٹا دو

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

دشتِ غربت کو آبسایا ہے
تو نے شبیرؑ گھر لُٹایا ہے

گھر کے اعداء میں زیرِ خنجر بھی
تو نے پیغامِ حق سنایا ہے

کیا سکینہؑ کی آس ٹوٹ گئی
ذوالجناح بے سوار آیا ہے

لاشِ قاسمؑ پہ تیرے برسے ہیں
چاند پر بادلوں کا سایہ ہے

غش سے آنکھیں تو کھول اے اصغرؑ!
تیرا قاصد پیام لایا ہے

تیرے پردے کی خیر ہو زینبؑ
کوئی نیزے پہ چڑھ کے آیا ہے

جس کو فصلِ بہار روتی تھی
تو نے ایسا چمن لٹایا ہے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

یہ شبیہ مصطفیٰؐ کی ہے اذانِ صبح گاہی
جو حسینؑ کی رضا ہے وہی مرضی الٰہی

اسے تاج و تخت سے کیا اسے کیا غرض سپہ سے
کہ حسین بے نوا کی ہے دلوں پہ بادشاہی

ترا غم چراغِ منزل ہے ہر یک راستے کا
اے غریبِ دشتِ کربل شہ دیں جہاں پناہی

کوئی انقلاب آئے ترا غم سدا جواں ہے
کہ ثبوت ہے خدا کا تیرا خون بے گناہی

یہ اٹھا کے لاش اصغرؑ کو حسینؑ کہہ رہے تھے
مری فوج مختصر کا ہے یہ آخری سپاہی

نہ حسینؑ تجھ سے امت نے کیا نباہ ورنہ
تیری لاڈلی سکینہؑ نے تو قید بھی نباہی

تیری آبرو پہ پہرے تری بے ردا بہن کے
تیرے عزم کی پیامبر ہے اسیر شام راہی

Presented by www.ziaraat.com

سوئے خلد حر چلا ہے کوئی اس کی شان دیکھے
نہ فقیہ شہر ہے یہ نہ مرید خانقاہی

یہ گلہ سدا رہے گا کہ جنابِ فاطمہؑ کی
نہیں امتِ پیمبرؐ نے قبول کی گواہی

تیرے در پہ جب بھی اخترؔ نے کیا سوال مولاؑ
تیرا سوزِ عشق مانگا کبھی زندگی نہ چاہی

Presented by www.ziaraat.com

بدلی میں گھِرا ہے اسلام کا آقا
زینبؑ کا جہاں میں ٹوٹا ہے سہارا

شہ کہتے تھے حُرؑ تھا اک رات کا مہماں
افسوس لعینو مہمان کو مارا

بکھری ہوئی زلفیں اور چہرۂ اکبرؑ
واللیل کی بدلی وَالفجر کا تارا

محتاج جنازہ سردارِ دو عالم
یاروں نے نبیؐ کا منبر تو سنوارا

اکبرؑ تھے نہ اصغرؑ عباسؑ نہ قاسمؑ
مولا تجھے کس نے مقتل میں اتارا

Presented by www.ziaraat.com

آتی ہیں صدائیں یہ باغِ فدک سے
ایمان کا سودا دولت کا خسارہ

عباسؑ سدھارے چلائی سکینہؑ
زندان میں ہوگا اب کون ہمارا

جس آگ نے اخترؔ قرآن کو جلایا تھا
ہے کرب و بلا بھی اسی کا ہی شرارہ

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

بادل ستم کے چاند پہ زہراؑ کے چھا گئے
جھونکے خزاں کے باغ پیمبرؐ میں آ گئے

لاشہ جواں پسر کا اٹھایا نہ جا سکا
امت کا شاہ بار شفاعت اٹھا گئے

ننھے سے اک شہید کا ماتم بجا نہیں ہے
تیر اجل کو دیکھ کے جو مسکرا گئے

ابن حسنؑ کی پیاس کو کر یاد اے فرات!
ہاتھوں پہ اپنے خون کی مہندی لگا گئے

کرب و بلا کی خاک کو اکسیر کر دیا
گھر کو لٹا کے دشت میں بستی بسا گئے

قرآن جل بجھا تھا سقیفہ کی آگ میں
شعلے جو بچ رہے تھے وہ خیمے جلا گئے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

گلشنِ زہراؑء میں ہے فصلِ خزاں آئی ہوئی
آسماں پر غم کی ہے کالی گھٹا چھائی ہوئی

اُس کو رونے جس کا کوئی بھی نہیں تھا نوحہ گر
لاشۂ شبیرؑ پر زینبؑ ہے آج آئی ہوئی

قاصدِ صغراؑ سے یوں روکر کہا شبیرؑ نے
جاگ لینے دو جوانی کو ہے نیند آئی ہوئی

مجھ کو تنہائی ڈراتی ہے سکینہؑ نے کہا
ہر طرف زنداں میں ہیں تاریکیاں چھائی ہوئی

جس کے پردے کی حیا سے چھپ گیا شمس فلک
شام میں کہتے ہیں تھی وہ بے ردا آئی ہوئی

تھے حریصِ دولت دنیائے سقیفہ کے غلام
جو کہ ہے اختر مرے مولا کی ٹھکرائی ہوئی

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

یثرب کا مہمان کھڑا ہے
باغیرت انسان کھڑا ہے

دشت بلا میں ایک اکیلا
ہر غم کا عنوان کھڑا ہے

ایک طرف کفار کی فوجیں
ایک طرف ایمان کھڑا ہے

دنیا بھر کے انسانوں پر
جس کا ہے احسان کھڑا ہے

دست اَجل کا رستہ روکے
باہمت انسان کھڑا ہے

ایک پھٹا ملبوس پہن کر
عالم کا سلطان کھڑا ہے

Presented by www.ziaraat.com

دین نبیؐ کی لاج کا وارث
پیغمبرؐ کی شان کھڑا ہے

غربت کی تصویر ہے لیکن
پُر ہیبت طوفان کھڑا ہے

اخترؔ اجرِ رسالت کیا تھا
کیوں تنہا قرآن کھڑا ہے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

شبیرؑ تری آیا ہے غربت کا زمانہ
ملتا نہیں دنیا میں کہیں تجھ کو ٹھکانہ

عباسؑ کے بازو بھی کٹے نہر پہ جاکر
ہمشکل نبیؐ ہو گیا برچھی کا نشانہ

کہتی تھی سکینہؑ ہیں یہ کیوں ہم پہ جفائیں
کس جرم پہ بابا تیرا دشمن ہے زمانہ

تطہیر کی چادر سرِ زینبؑ سے چھنے گی
لُٹ جائے گا ایمان کی غیرت کا خزانہ

شبیرؑ تیرے قتل کی بنیاد سقیفہ
چھیڑیے اختر کہ یہ قصہ ہے پرانا

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

یثرب سے ہیں آئے کربل کو بسانے
اسلام کی خاطر گھر بار لٹانے

حر آیا جو در پر ہوا پل میں سکندر
کی بندہ نوازی محبوبِ خدا نے

ہاتھوں پہ اٹھا کے لئے جاتی ہیں حوریں
بے شیر کو کوثر کے جام پلانے

ہمشکلِ پیغمبرؐ کے لاشہ پہ گئے شہ
خط صغراؑ کا لے کر اکبرؑ کو سنانے

سر سجدہ میں رکھ کر یہ شہ نے دکھایا
کٹواتے ہیں یوں سر مولا کے دیوانے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

صغریٰؑ کو محرم کا جب چاند نظر آیا
خوش تھی کہ جدائی کا اب وقت گذر آیا

راہ میں جو غبار اٹھتا بیمار یہ کہتی تھی
شاید کہ مرا قاصد کچھ لے کے خبر آیا

غمگین ستارو تم خوش ہو کے ذرا چمکو
صغراؑ کو تسلی دو نالوں میں اثر آیا

بیمارؑ سجانے لگی پھر اُجڑے ہوئے گھر کو
سمجھی شب فرقت کو پیغامِ سحر آیا

Presented by www.ziaraat.com

فقط اک بنی امیہ ہی کو جانیے نہ مجرم
کہ ہے کربلا کی نسبت کسی سازشِ کہن سے

بڑی دکھ بھری کہانی ہے نبیؐ کی لاڈلی کی
نہ ملی کبھی فراغت جسے رنج اور محن سے

اسے اہلِ درد سمجھیں اُسے اہل ظرف جانیں
جو صلہ فقیر اختؔر کو ملے گا پنجتنؑ سے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

گلشنِ آلِ پیمبرؐ میں خزاں آنے کو ہے
مسندِ ختمِ رسل ویران ہو جانے کو ہے

کربلا والوں کی شاید تشنگی کا ہے خیال
ساقیٔ کوثر ذرا پہلے چلے جانے کو ہے

نوحہ گر جبرئیلؑ ہے ماتم بپا ہے چار سو
روشنی چھپنے کو ہے اندھیر ہو جانے کو ہے

آج زینبؑ کو نظر آنے لگا بازار شام
فاطمہؑ کیا پھر کسی دربار میں جانے کو ہے

گونجتی تھی جو فضاؤں میں سلونی کی صدا
وہ صدائے دل نشیں خاموش ہو جانے کو ہے

قصۂ قرطاس سے نسبت ہے اے اختر اسے
جو فسانہ ابن ملجم آج دہرانے کو ہے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

جب کر چکا جہاں سے سفر آخری رسولؐ
بدلی ہوا کہ دین کے بدلے گئے اصول

کچھ لوگ گھر نبیؐ کا جلانے تو آگئے
پوچھا مگر کسی نے نہ حالِ دلِ بتولؑ

سمجھے نہ بات سروِ چمن کی کبھی جھول
نا جنس کر سکے نہ نبیؐ کا اثر قبول

دربارِ میرِ شام میں بنتِ علیؑ نہ تھی
بالوں سے منہ کو ڈھانپ کے روتی رہی بتولؑ

Presented by www.ziaraat.com

اسلام کا کسی طرح پردہ بچا رہے
زینبؑ کی قید عابدؑ بیمار کو قبول

اللہ کی کتاب کو کافی سمجھ لیا
فرمانِ مصطفیٰ کو گئے لوگ جلد بھول

اختؔر کچھ اور مانگ لے سوداگری نہ کر
صلہ غمِ حسینؑ میں جنت نہ کر قبول

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

دو جہاں میں آج ہے ماتم بپا شبیرؑ کا
معجزہ کہتے ہیں اس کو زینبؑ دلگیر کا

قیدیوں کا قافلہ سب منزلیں طے کر چکا
شام کی راہوں میں اب تک شور ہے زنجیر کا

پوچھئے اس سے کہ جس کی گود خالی ہوگئی
کس قدر تھا زخم گہرا تیر کا

خط کا پھر دینا جواب اے قاصد صغراؑ مگر
یہ بتا پہلے سبب کیا تھا تیری تاخیر کا

بے کفن کرب و بلا میں کیوں رہی لاشۂ حسینؑ
کیا کفن کافی نہیں تھا چادرِ تطہیر کا

Presented by www.ziaraat.com

عزم جس کا عزمِ حق ہے نام ہے جس کا حسینؑ
اک پیامِ مستقل ہے مالکِ تقدیر کا

تھا گماں جن کو نبیؐ کے حکم پر ہذیان کا
کیا ادب کرتے رسولؐ اللہ کی تحریر کا

قاتلِ محسن کو اے اخترؔ ذرا پہچان لے
خونِ اصغرؑ دوسرا رُخ ہے اسی تصویر کا

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

اٹھی تھی سقیفہ سے گھٹا حرص و ہوا کی
کربل میں لگی آ کے جھڑی جورو جفا کی
باغِ فدک تیرے تو چھننے کا نہیں غم
شکوہ ہے کہ تعظیم نہ زہرا‌ؑء کی ذرا کی
خیموں میں لگی آگ نئی بات نہیں ہے
جلتے ہوئے قرآن نے شعلوں سے بنا کی
ماتم کی اُڑا خاک تُو اے شام غریباں
اُجڑی ہوئی بستی پہ غریبُ الغربا کی
میدان جمل میں یہ صدا گونج رہی ہے
امت نے پیمبرؐ کے وصی سے نہ وفا کی
ہذیان سمجھتے تھے جو فرمانِ نبیؐ کو
کرنے لگے تفسیر غلط فی القرباء کی
یارانِ بنی ساعدہ آرام سے جا بیٹھیں
اختؔر نے نہیں بات دل آزار ذرا کی

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

ماتم کی صداؤں سے زمانے کو ہلا دو
پھر دہر کو شبیرؑ کا پیغام سنا دو

دیر ہوگئی صغراؑ تیرا قاصد نہیں آیا
روضہ پہ پیغمبر کے چراغوں کو بجھا دو

دربار ستم گر میں چلی ثانی زہراؑ
سوئے ہوئے بیمارؑ کی زنجیر ہلا دو

شاہ کہتے تھے اکبرؑ جو چلے مرنے کو رن میں
اس چاند کو والیل کی بدلی میں چھپا دو

روئے گی بہت شام کے زندان میں سکینہؑ
معصوم کو انداز یتیمی کے سکھا دو

اختر یہ صدا آتی ہے کربل کی زمیں سے
آزاد ہو باطل کی حکومت کو مٹا دو

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

دشتِ غربت کو آبسایا ہے
تو نے شبیرؑ گھر لُٹایا ہے

گھر کے اعداء میں زیرِ خنجر بھی
تو نے پیغامِ حق سنایا ہے

کیا سکینہؑ کی آس ٹوٹ گئی
ذوالجناح بے سوار آیا ہے

لاشِ قاسمؑ پہ تیرے برسے ہیں
چاند پر بادلوں کا سایہ ہے

غش سے آنکھیں تو کھول اے اصغرؑ!
تیرا قاصد پیام لایا ہے

تیرے پردے کی خیر ہو زینبؑ
کوئی نیزے پہ چڑھ کے آیا ہے

جس کو فصلِ بہار روتی تھی
تو نے ایسا چمن لٹایا ہے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

یہ شبیہ مصطفیٰؐ کی ہے اذانِ صبح گاہی
جو حسینؑ کی رضا ہے وہی مرضی الٰہی

اسے تاج و تخت سے کیا اسے کیا غرض سپہ سے
کہ حسین بے نوا کی ہے دلوں پہ بادشاہی

ترا غم چراغِ منزل ہے ہر یک راستے کا
اے غریبِ دشتِ کربل شہ دیں جہاں پناہی

کوئی انقلاب آئے ترا غم سدا جواں ہے
کہ ثبوت ہے خدا کا تیرا خون بے گناہی

یہ اٹھا کے لاش اصغرؑ کو حسینؑ کہہ رہے تھے
مری فوج مختصر کا ہے یہ آخری سپاہی

نہ حسینؑ تجھ سے امت نے کیا نباہ ورنہ
تیری لاڈلی سکینہؑ نے تو قید بھی نباہی

تیری آبرو پہ پہرے تری بے ردا بہن کے
تیرے عزم کی پیامبر ہے اسیر شام راہی

Presented by www.ziaraat.com

سوئے خلد حر چلا ہے کوئی اس کی شان دیکھے
نہ فقیہ شہر ہے یہ نہ مرید خانقاہی

یہ گلہ سدا رہے گا کہ جنابِ فاطمہؑ کی
نہیں امتِ پیمبرؐ نے قبول کی گواہی

تیرے در پہ جب بھی اخترؔ نے کیا سوال مولاؑ
تیرا سوزِ عشق مانگا کبھی زندگی نہ چاہی

Presented by www.ziaraat.com